عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۹ تا ۲۵ ذوالحج ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اپریل ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۴۶

اکابرین ختم نبوت کا اندازِ بیاں

میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟

ایک نیک بخت نو مسلم کے تاثرات

خصائص نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قادیانی تحریف

اے گستاخ رسولؐ ذرا دامن تو دیکھ!

قیمت: ۵ روپے

حاجیوں کا تحفے تحائف دینا:

س..... اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز انہیں تحفہ میں مٹھائی، نقد روپے وغیرہ دیتے ہیں اور جب یہ لوگ حج کرکے آتے ہیں تو تبرک کے نام سے ایک رسم ادا کرتے ہیں جس میں وہ کھجوریں، زمزم اور ان کے ساتھ دوسری چیزیں رسماً" بانٹتے ہیں۔ کیا یہ رواج درست ہے؟

ج..... عزیز و اقارب اور دوست احباب کو تحفے تحائف دینے کا تو شریعت میں حکم ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے، مگر دلی رغبت و محبت کے بغیر محض نام کے لئے یا رسم کی لکیر پیٹنے کے لئے کوئی کام کرنا بری بات ہے۔ حاجیوں کو تحفے دینا اور ان سے تحفے وصول کرنا آج کل ایسا رواج ہوگیا ہے کہ محض نام اور شرم کی وجہ سے یہ کام خواہی نخواہی کیا جاتا ہے۔ یہ شرعاً" لائق ترک ہے۔

حج کرنے کے بعد حاجی کہلوانا اور نام کے ساتھ لکھنا:

س..... حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنے نام میں لفظ "حاجی" لگانا کیا جائز ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں تاکہ میں بھی اپنے نام میں "حاجی" لگاؤں یا نہ لگاؤں۔ بہتر کیا ہے؟

ج..... اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگانا بھی ریا کاری کے سوا کچھ نہیں۔ حج تو رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے لوگوں سے "حاجی" کہلانے کے لئے نہیں، دوسرے لوگ اگر "حاجی صاحب" کہیں تو مضائقہ نہیں لیکن خود اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کا لفظ لکھنا بالکل غلط ہے۔

حاجیوں کا استقبال کرنا شرعاً" کیسا ہے:

س..... اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ حج کی سعادت حاصل کرکے آنے والے حضرات کو لواحقین ایئر پورٹ یا بندرگاہ پر بڑی تعداد میں لینے جاتے ہیں حاجی کے باہر آتے ہی اسے پھولوں سے لاد دیتے ہیں، پھر ہر شخص حاجی سے گلے ملتا ہے حاجی صاحبان ہار پہنے ہوئے ہی ایک سجی سجائی گاڑی میں دولہا کی طرح بیٹھ جاتے ہیں، گلی اور گھر کو بھی خوب حاجی صاحب کی آمد پر سجایا جاتا ہے، ہر جگہ "حج مبارک" کی عبارت کے کتبے لگے نظر آتے ہیں۔ بعض لوگ تو مختلف نعرے بھی لگاتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ہار، پھول، کتبے، نعرے اور گلے ملنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اللہ معاف فرمائے کیا اس طرح اخلاص برقرار رہتا ہے؟

ج..... حاجیوں کا استقبال تو اچھی بات ہے ان سے ملاقات اور مصافحہ و معانقہ بھی جائز ہے اور ان سے دعا کرانے کا بھی حکم ہے لیکن یہ پھول اور نعرے وغیرہ حدود سے تجاوز ہے اگر حاجی صاحب کے دل میں عجب پیدا ہوجائے تو حج ضائع ہوجائے گا۔ اس لئے ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہئے۔

کیا لڑکی کا رخصتی سے پہلے حج ہوجائے گا

س..... ایک لڑکی کا نکاح ایک لڑکے کے ساتھ ہوگیا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی دونوں فریقوں کا دو سال تک مزید رخصتی کا ارادہ ہے۔ لڑکا ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب میں مقیم ہے۔ لڑکا چاہتا ہے کہ وہ اپنے سعودی عرب کے قیام کے دوران اور رخصتی سے پہلے لڑکی کو اپنے ساتھ حج کروائے۔ تو کیا بغیر رخصتی کے لڑکی کو لڑکے کے ساتھ حج پر بھیجنا جائز ہے؟

ج..... حج کرالے، دونوں کام ہوجائیں گے۔ رخصتی بھی اور حج بھی۔ جب نکاح ہوگیا تو دونوں میاں بیوی ہیں، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

حاجی کو دریاؤں کے کن جانوروں کا شکار جائز ہے:

س..... قرآن مجید کی آیت ہے کہ دریاؤں کے جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے مگر ہم صرف مچھلی حلال سمجھتے ہیں جبکہ سمندروں میں اور بھی جاندار ہوتے ہیں؟

ج..... قرآن کریم نے احرام کی حالت میں دریائی جانوروں کے شکار کو حلال فرمایا ہے۔ خود ان جانوروں کو حلال نہیں فرمایا۔ کسی جانور کا شکار جائز ہونے سے خود اس جانور کا حلال ہونا لازم نہیں آتا، مثلاً" جنگلی جانوروں میں شیر اور چیتے کا شکار جائز ہے۔ مگر یہ جانور حلال نہیں۔ اسی طرح تمام دریائی جانوروں کا شکار تو جائز ہے۔ مگر دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی کو حلال فرمایا گیا ہے۔ (نصب الرایہ ص ۲۰۲، ج ۴) اس لئے ہم صرف مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۴۷ — ۱۹ تا ۲۵ ذوالحج ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ اپریل ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- ملک میں بحران اور خزانہ خالی — اداریہ — ۴
- خصائص نبوی میں قادیانیت تحریف......(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) — ۶
- اے گستاخ رسول ذرا دامن تو دیکھ!......(محمد طاہر رزاق) — ۱۰
- اکابرین ختم نبوت کا انداز بیاں......(سید شمشاد حسین شاہ) — ۱۲
- میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟......(محترم لی کوپر) — ۱۴
- "الرقیب" اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اور ان کی شرح......(محمد سعید علوی) — ۱۷
- جہاد کی اہمیت......(محمد سعید علوی) — ۱۹
- مسلمان بھائیوں سے ایک گزارش......(بشیر احمد شیخ) — ۲۱
- اخبار ختم نبوت — ۲۳
- گولارچی میں قادیانیوں کی سازشیں اور ان کا سدباب (محمد سعید انجم) — ۲۴
- سلانوالی میں قادیانی نے اسلام قبول کرلیا — ۲۶

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا — ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات — ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک — ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ ابزرویٹری لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک میں بحران اور خزانہ خالی

ہمارے وزیر اعظم صاحب نے انکشاف فرمایا ہے کہ ملک میں بحران ہے اور خزانہ کلی طور پر خالی ہے۔ اس سے قبل وزیر اعظم کے اقتدار پر براجمان ہوتے ہی مسلسل یہ فرمارہے تھے کہ گزشتہ حکومت نے ملک کو دیوالیہ کے قریب کردیا تھا اور عوام نے ہمیں نجات دہندہ کی حیثیت سے ووٹ دیئے اور ہم نے آتے ہی ملک کی تقدیر بدل دی اور دیوالیہ سے نکال دیا اور معاشی استحکام پیدا کردیا' اب ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے' ایک طرف تو وزیر اعظم صاحب خزانہ خالی ہونے کی صدائیں بلند کررہے ہیں دوسری طرف عیاشی اور ملک کے خزانہ کو لوٹنے اور ضائع ہونے کا عمل ان کی تمام باتوں کی نفی کررہا ہے۔ ایوان صدر کے اخراجات میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق ایوان صدر کے اتنے اخراجات ہیں کہ ایک چھوٹا ملک ان اخراجات کے ذریعہ چلایا جاسکتا ہے' یہ ماہانہ لاکھوں میں نہیں کروڑوں سے بھی زائد ہے' ایک فرد کے کروفر کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں افراد مقرر ہیں' ایک ایک کھانے کے لئے الگ باورچی اور افراد کا انتظام ہے' دعوتوں پر نہیں عام دنوں میں بھی کھانے پر جو اخراجات ہیں وہ ہم لوگوں کے تصور سے بالا تر ہیں۔ جناب نواز شریف صاحب جو خود ارب پتی بھی ہیں اور بقول ان کے تنخواہ نہیں لیتے ان کے ایوان وزیر اعظم کے اخراجات ایوان صدر سے بھی زیادہ ہیں' ان کے کپڑوں پر ماہانہ اخراجات لاکھوں میں ہیں' ان کے لئے کئی طیارے کھڑے رہتے ہیں' گاڑیوں کا تو شمار تک نہیں کیا جاسکتا' عملہ کا بھی یہی حال ہے' ایک فرد کے لئے اربوں روپے سے عمارت ایسی بنائی گئی ہے کہ امریکہ کے صدر کی کیا عمارت ہوگی! وزیر اعظم صاحب ایوان وزیر اعظم سے اسمبلی ہال تک چلے جائیں تو لاکھوں روپے خرچ ہوجاتے ہیں۔ یہی صورت حال ایک ایک وزیر کی ہے' ایک ایک سرکاری افسر کی تنخواہ تو ان کے حساب سے بہت معمولی ہے لیکن اس سرکاری افسر کے کروفر اور اختیارات پر جو اخراجات ہوتے ہیں اس کا تصور کسی جمہوری ملک کا وزیر اعظم تک نہیں کرسکتا' ایک ایک جج پر تنخواہ کے علاوہ جو اخراجات ہوتے ہیں وہ کئی کئی خاندانوں کی ماہانہ کفالت کے لئے کافی ہیں۔ ہم افواج پاکستان کی دفاعی ضرورت کی تو بات نہیں کرتے صرف ان کی جانب سے ۲۳ مارچ' ۶ ستمبر' ۱۴ اگست کو جو نمائشی پریڈیں ہوتی ہیں ان کے اخراجات سے ملک کا آدھا بجٹ پورا کیا جاسکتا ہے۔ افسران کی ذات پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ایک ایک محکمے میں جو رقم بے رحمانہ انداز میں خرچ کی جاتی ہے اس کا آپ اور ہم تصور نہیں کرسکتے' ان کی تفصیل کیا کیا لکھیں۔ غرض صدر پاکستان' وزیر اعظم پاکستان سے لیکر ایک چھوٹے درجے کے وزیر تک اور ایک سیکریٹری لیول کے افسر سے لیکر عام درجے کے افسر تک ہر شخص ذاتی اخراجات کی مد میں ملک کو لوٹنے میں لگا ہوا ہے۔ کسی شخص کو ملک کی پرواہ نہیں بس بیان بازی کرکے قوم کے منہ سے آخری لقمہ چھیننے کی تیاری کی جارہی ہے' اپنی عیاشی کو برقرار رکھنے کے لئے ملک کو آئی ایم ایف' ورلڈ بینک کے پاس گروی رکھنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ اگر ایوان صدر' ایوان وزیر اعظم' وزراء کے ایوان' سرکاری افسران کے محلات اور فوجی افسران کے بڑے بڑے گھروں کو فروخت کرکے اس کی رقم پاکستانی خزانہ میں جمع کرائی جائے تو ملک کے قرضہ کا بڑا حصہ ادا کیا جاسکتا ہے' لیکن ظلم اور بوجھ تو ان وزراء اور سیاست دانوں اور بیوروکریٹ کی قسمت میں نہیں۔ یہ تو اس ملک کے شہزادے اور حکمران ہیں' یہ تو منہ میں سونے کا چمچہ لیکر پیدا ہوئے ہیں' ان کے اخراجات تو ان کے غلام پورے کریں گے۔ ان کی بجلی مہنگی کی جائے گی' ان کے لئے آٹا قوت خرید سے باہر کیا جائے گا' ان کے لئے چینی کو نایاب بنایا جائے گا' خزانہ خالی کی دہائی دیکر ان پر مزید ٹیکس عائد کئے جائیں گے' ان کو بھوکا مارا جائے گا تاکہ وہ حقوق کی بات نہ کرسکیں۔ جناب صدر اور وزیر اعظم صاحب! آپ نے کبھی سوچا کہ آپ اسلام کا طرز حکمرانی اپنائیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تو آپ کو سواری پیش کی گئی۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ نئے خلیفہ کے لئے یہ سواری تیار کی گئی ہے' جس پر آج تک کوئی سوار نہیں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کردو' خیمے پیش کئے گئے' بتایا گیا آج تک اس کو کسی نے استعمال نہیں کیا۔ فرمایا بیت المال میں داخل کردو' لونڈیاں پیش کی گئیں' فرمایا بیت المال میں داخل کردو' محل میں داخل ہوتے ہی بیوی سے کہا کہ اپنی تمام چیزیں بیت المال میں داخل کردو یا مجھ سے آزادی حاصل کرلو' بیوی نے نیک رفاقت کی خاطر تمام اشیاء بیت المال میں داخل کردیں۔ تمام حکام سے چیزیں لیکر بیت المال میں جمع کرادیں' پہلے خود عمل کیا اور پھر قوم سے عمل کرایا تو خلافت راشدہ کا دور واپس آگیا۔ اقوام کو قربانی کی تلقین کرنے والے خود قوم کے خون پر اپنی سیاسی دکانیں چمکائیں' ملک کا خزانہ لوٹیں اور قوم کو تلقین کریں کہ وہ اپنی قربانی کا مظاہرہ کرے۔ "ایں خیال است محال است وجنوں"

جناب وزیر اعظم صاحب! آغاز کریں ۸ کمروں کا مکان دو ہزار گز پر آپ کے لئے کافی ہے' ایوان صدر' ایوان وزیر اعظم اور دیگر تمام بڑے سرکاری و فوجی مکانات کو اسکولوں میں بدل دیں یا فروخت کردیں۔ تمام حکمران اور افسران بالا دو ہزار گز کے مکان میں قیام پذیر ہوجائیں' تمام عیاشی کے آئٹم ختم کردیئے جائیں' کشکول توڑ دیا جائے' قرضہ اتارو مہم تمام سرکاری املاک کو دیانت دارانہ انداز میں فروخت کرکے شروع کی جائے' مفادات سے بالاتر ہوکر ملکی استحکام کے لئے کام کیا جائے تو قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ ورنہ قوم کو ڈرانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا طرز حکمرانی ہی اس قوم کی تقدیر بدل سکتا ہے اور آپ نے اسلامی طرز حکمرانی کرنی نہیں ہے اس لئے ملک میں اسی طرح بحران کے لئے تیار رہئے ان بحرانوں سے آپ کی حکومت کو خطرہ ہے' بے نظیر دور بھی قوم کے لئے عذاب تھا اور آپ کا دور بھی عذاب۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ غیر شرعی حکمرانی تھی اور آپ کی حکمرانی فساق کی حکمرانی ہے۔ نتیجہ کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں۔ قوم کی اللہ ہی حفاظت کرے۔

’’ثبوت حاضر ہیں‘‘

عام طور پر لوگوں سے گفتگو کی جائے کہ قادیانی اسلام کے دشمن اور اسلامی عقائد کے خلاف ہیں اور ان کے جھوٹے پیغمبر نے اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا تو لوگوں کا تاثر یہ ہوتا ہے کہ مولوی حضرات بلاوجہ قادیانیوں پر الزامات عائد کرتے ہیں اور خود مرزا طاہر کی تقریر کا لب لباب یہی ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف یہ طوفان بلاوجہ مولویوں کا پیدا کردہ ہے اس کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں‘ اس لئے قادیانی اکثر جھوٹ بول کر اور اپنے عقائد کو چھپا کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مبلغین ختم نبوت اس خطرہ کے پیش نظر جہاں بھی مناظرہ کے لئے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ قادیانیوں کی کتابوں کا بکس لیکر جاتے ہیں اور کتابوں کے حوالے دکھا کر مسلمانوں کو مطمئن کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی اکثر کتابیں ناپید ہو رہی تھیں یا قادیانیوں نے چھپا دی تھیں‘ اس لئے عرصہ دراز سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو اس ضرورت کو پورا کرے۔ ہمارے محترم جناب متین خالد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے قلم کی روانی اور جولانی دونوں سے سرفراز فرمایا ہے اور قادیانیت کے موضوع پر بھی ان کی خاصی دسترس ہے ان کی بھی کوشش تھی کہ ایسی کتاب کی سعادت ان کو حاصل ہو جائے۔ انہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ تمام قادیانی کتابوں کا مطالعہ کیا اور قادیانیوں کے عقائد قادیانیوں کی کتابیں خاص طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے ثبوت جمع کر کے ان کو ایک ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر ان کتابوں کے حوالے والے صفحات کا عکس حاصل کر کے ان سب کو کتابی شکل دے دی۔ اس طرح آٹھ سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب قادیانیت کا انسائیکلوپیڈیا کی شکل اختیار کر گئی کہ کسی بھی قادیانی عقیدہ کو دکھانا مقصود ہو وہ کتاب کے حوالے والے عکس کے ساتھ اس کتاب میں موجود ہے۔ محترم متین خالد صاحب اس کاوش پر عظیم خراج تحسین کے مستحق ہیں اور انہوں نے مثبت انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم یا پردہ چاک کیا ہے۔ واقعی یہ کتاب قادیانیت کے بارے میں ثبوت کا ایک مستند خزانہ ہے‘ یہ کتاب مرزا طاہر کے تمام دعوؤں اور جھوٹ کے پردوں کا چاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب‘ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی‘ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے اس کتاب کی تحریری طور پر توثیق فرما کر جناب متین خالد کو خراج تحسین پیش کیا ہے‘ اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ انشاء اللہ یہ کتاب جناب متین خالد صاحب کے لئے قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہو گی اور مسلمانوں کے لئے بہت نافع‘ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

اسرائیل اور فلسطین کے مذاکرات ایک دفعہ پھر تعطل کا شکار ہو گئے ہیں اور اسرائیل نے فلسطین بستیوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے امریکہ کو یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ وہ ان مذاکرات سے علیحدہ ہونے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ گزشتہ چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا اسرائیل اقوام متحدہ‘ امریکہ اور مغرب کی قراردادوں کا مذاق اڑاتے ہوئے تمام قوانین انسانی کی خلاف ورزیاں ہی نہیں کر رہا بلکہ ظلم و ستم کا وہ مظاہرہ کر رہا ہے جس نے چنگیز خان کی روح تک کو شرما دیا ہے۔ ناجائز طور پر بیت المقدس پر قبضہ ہے‘ مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہوئے ہیں‘ اقوام متحدہ کو کئی بار متوجہ کیا گیا‘ لیکن اقوام متحدہ کی طرف سے قراردادوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔ جبکہ دوسری طرف مسلمان ملکوں کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ‘ فوجی اقدام تک سے گریز نہیں کیا جا رہا‘ یہ اقوام متحدہ کا کونسا معیار ہے؟ کیا اقوام متحدہ کا مقصد مسلمانوں کی نسل کشی ہے؟ یہ مسلمان کے خلاف ہتھیار ہے؟ کیا مسلمان ملکوں کے لئے کوئی قوانین نہیں؟ مسلمان حکمران کب تک اقوام متحدہ کے ہاتھ کھلونا بنے رہیں گے۔ خدارا کچھ تو سوچیں‘ تمام مسلم حکمراں اگر اسرائیل کے خلاف متحد ہو جائیں تو ایک دن میں اس کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیا ایک ایک کر کے مسلمان ممالک ختم ہونا چاہتے ہیں؟ اس وقت پوری دنیا مسلمانوں کو کمزور کرنے کے منصوبے پر عمل کر رہی ہے اور اقوام متحدہ اس کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ کسی اسلامی ملک کو ایٹمی قوت بننے نہیں دیا جا رہا جبکہ مقابلہ میں ہندوستان‘ اسرائیل اور دیگر تمام ملکوں کو ایٹمی قوت بنا دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ پالیسی کب تک جاری رہے گی‘ کیا مسلمان قومیں اس کی فکر کر رہی ہیں؟ خدارا اپنے اسلامی ممالک کی حفاظت کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کریں واضح طور پر اعلان کر دیں کہ اگر اسرائیل کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد نہیں کی گئیں تو مسلم ممالک اقوام متحدہ کے ساتھ تعلق رکھنے پر غور کریں گے۔ آج کی دنیا میں حقوق زبردستی حاصل کئے جا سکتے ہیں مسلم حکمرانوں کو اس پر غور کرنا چاہئے۔

مولانا مسعود اظہر اور ہماری بے حسی

ممتاز عالم دین صدائے مجاہد کے ایڈیٹر اور نامور صحافی گزشتہ کئی برسوں سے ہندوستان کی قید میں ہیں اور ابھی تک ان پر کسی قسم کا مقدمہ نہیں چلایا گیا اور نہ ہی کوئی الزام عائد کیا گیا۔ پاکستان کے حکمرانوں کی بار بار توجہ اس طرف دلائی گئی۔ صحافی برادری نے احتجاجی مظاہرے کئے‘ انٹرنیشنل صحافی تنظیم نے رہائی کی اپیل کی لیکن ہندوستان حکومت ٹس سے مس تک نہیں ہوئی ان پر بے پناہ مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ ہم ان سطور کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا مسعود اظہر صاحب پاکستانی شہری ہیں۔ نامور صحافی ہیں ان کی رہائی کے لئے سفارتی ذرائع استعمال کئے جائیں اور ہندوستان کی نئی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ اگر مولانا مسعود اظہر مجرم ہیں تو ان پر مقدمہ چلایا جائے اور عدالت کے ذریعہ حقیقت حال واضح کی جائے بصورت دیگر ان کو گرفتار کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

خصائص نبویؐ میں قادیانی تحریف

رسول قدنی:
اوپر ہم نے مسلمانوں کے "رسول مدنی" کے مقابلے میں قادیانی امت کے "رسول قدنی" کا اور مسلمانوں کے "محمد عربی" کے مقابلہ میں قادیانی امت کے "احمد ہندی" کا ذکر کیا ہے' یہ "قدنی" اور "ہندی" ہماری ذہنی اختراع نہیں' بلکہ یہ قادیانی امت کی "مقدس اصطلاح" ہے' چنانچہ ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۲۲ء کے "الفضل" میں "رسول قدنی" کے زیر عنوان مرزا صاحب کی شان میں جو قصیدہ رقم کیا گیا ہے وہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے پڑھئے اور قادیانی امت کی "ذہنی سلامتی" کی داد دیجئے۔

اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی
انت منی وانا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ یہ تری شان رسول قدنی
آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی
سرمہ چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی
اپنے اکمل کو بچا لیجئے کہ ہے زوروں پر
اس کے عصیان کا طغیان رسول قدنی

(قادیانی مذہب نمبر ۷۵ ص ۳۴۱ طبع جدید ختم نبوت)

احمد ہندی:

اور ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء کے "الفضل" میں میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا کلام شائع ہوا' اس میں فرماتے ہیں۔
یا صدق "محمد عربی" ہے یا "احمد ہندی" کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں' زندہ ہیں یہی افسانے دو
الفتی باالفتی یذکر بات سے بات نکل آتی ہے۔

رسول مدنی کے مقابلہ میں "قدنی" کا لفظ غالباً "قادیانی" کا مخفف ہے' یا قادیان کی طرف نسبت غیر قیاسی کے طور پر بنایا گیا ہے' تاہم "قدنی" کا لفظ اختراع کرنے والوں نے مدنی اور قدنی کے تقابل کو تو مد نظر رکھا مگر یہ نہ سوچا کہ یہ مضحکہ خیز لفظ ذوق سلیم اور وجدان صحیح پر کیا ستم ڈھائے گا۔ "رسول قدنی" کی تک بندی بے معنی نہیں' بلکہ قادیانی امت کی اس ذہنیت کی مظہر ہے کہ ہر بات میں مرزا غلام احمد کو رسول اللہ ﷺ کے برابر کھڑا کیا جائے' اس کے چند نظائر تو اس زیر نظر مضمون میں ناظرین کے مطالعہ سے گزریں گے' لیکن ان کا احاطہ ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے۔

آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس اور گنبد خضراء سے مسلمانوں کو جو والہانہ تعلق ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں' مگر قادیانی امت نے مذکورہ بالا ذہنیت کی تسکین کے لئے مدینہ منورہ کے قبرستان "جنت البقیع" کے مقابلہ میں قادیان کے قبرستان کو "بہشتی مقبرہ" کا نام دیا۔

اور آنحضرت ﷺ کے روضہ اطہر اور "گنبد خضراء" کے مقابلہ میں مرزا صاحب کے مدفن کو "گنبد بیضاء" سے تعبیر کیا ملاحظہ فرمایئے کہ کتنی بلند آہنگی سے مرزا صاحب کے "گنبد بیضاء" کی زیارت پر "حج اکبر" کی نوید سنائی جاتی ہے' اور اسے (خاکش بدہن) خود رسول اللہ ﷺ کا مدفن باور کرایا جاتا ہے:

"ایام جلسہ میں یا اس کے بعد وطن جانے سے پیشتر کچھ نہ کچھ وقت "مقبرہ بہشتی" میں حضرت مسیح موعود کے "مزار پرانور" پر حاضر ہونے کا ضرور نکالنا چاہئے........ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان "دارامان" میں آئے اور دو قدم چل کر "مقبرہ بہشتی" میں حاضر نہ ہو........ اس میں وہ "روضہ مطہرہ" ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا "یدفن معی فی قبری" (وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوگا) اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضراء کے انوار کا پورا پورا پرتو گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے' اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے رہے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے "حج اکبر سے محروم رہے۔"
(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء)

یہ آنحضرت ﷺ سے تقابل کی (نعوذباللہ) ایک ادنیٰ جھلک ہے' اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو تفصیل کسی دوسرے موقعہ پر کی

جائے گی۔ آنحضرت ﷺ پر ان ناشائستہ عنایات کے باوصف قادیانی امت کو یہ خوش فہمی ہے کہ مسلمانوں کو اس سے کوئی اذیت نہیں ہوتی۔ نہ خدا و رسول کا غضب ان پر نازل ہوتا ہے۔ (نعوذباللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ)

خصائص نبوی میں تحریف:

قادیانی امت نے مرزا صاحب کو "محمد، احمد اور آخری نبی" قرار دیکر ان کے نام کا کلمہ جاری کردیا تو اس کے بعد ضرورت تھی کہ آنحضرت ﷺ کے امتیازی اوصاف و خصائص اور کمالات مرزا صاحب کی طرف کھینچے جائیں۔ مگر قادیانی تحریف پسندوں کے لئے یہ کیا مشکل تھا، جب آنحضرت ﷺ کے اسمائے مقدسہ "غلام احمد" کے لئے اڑائے جاسکتے ہیں، جب بروز کے تحریفی رندے سے تراش خراش کر "خاتم النبیین" کی تختی "رئیس قادیان" پر آویزاں کی جاسکتی ہے، اور جب "بعثت ثانی" کے مکروہ فلسفہ سے "محمد رسول اللہ" کا کلمہ شریف، قادیان کے مسیح موعو کی جانب منتقل کیا جاسکتا ہے تو دیگر اوصاف نبویہ میں تحریف کا عمل جراحی کیوں نہیں ہوسکتا؟ چنانچہ قادیان کے کارخانہ تحریف میں "صار وجودی وجودہ" کی الہامی مشین نصب کردی گئی، اور اس میں بلند بانگ دعاوی کے خام مواد سے آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء کرام سے متعلقہ آیات و احادیث جناب مرزا غلام احمد صاحب کے قالب میں ڈھلنے لگیں، بطور نمونہ چند آیات پر مشق تحریف کا نظارہ اور "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" کا نیا منظر دیکھئے:

قادیانی قرآن:

"پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی"

(روزنامہ الفضل قادیان ۱۶ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کا عظیم ترین معجزہ اور آپ ﷺ کے منصب نبوت کا سب سے بڑا شاہکار وہ مقدس کتاب ہے جو قرآن کریم کی شکل میں تابندہ و پائندہ ہے، اور جسے قرآن کریم میں متعدد جگہ "الکتاب المبین" کے نام سے یاد کیا گیا ہے، قادیانی امت بے تاب تھی کہ کسی طرح نئے "محمد رسول اللہ" کی نئی "الکتاب المبین" بھی وجود میں آئے جو اپنی قطعیت و عصمت میں قرآن کریم کے ہمسنگ ہو، یہ عظیم منصوبہ انہیں متعدد مراحل میں پایہ تکمیل تک پہنچانا پڑا، پہلے مرحلہ میں کوشش کی گئی کہ قرآن کو قادیان کے قریب بلکہ خود قادیان ہی میں اتار لیا جائے، ملاحظہ ہو:

"اور یہ بھی مدت سے الہام ہوچکا ہے کہ "انا انزلناہ قریبا" من القادیان، وبالحق انزلنہ وبالحق نزل، وکان وعدہ اللہ مفعولا...." اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا، جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے، ہوا تھا، اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں، اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا "انا انزلناہ قریبا" من القادیان" تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان لکھا ہوا ہے...... تب میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے، اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے، مکہ، مدینہ اور قادیان، یہ کشف تھا کہ کئی سال ہوئے، مجھے دکھلایا تھا۔" (مگر نیاز مند مریدوں کی سعادت مندی ہے کہ انہیں اس عجیب و غریب کشف کو سن کر نہ تو حضور پر "مراقی مالیخولیا" کا وہم ہوا، نہ اس پر شیطانی القاء کا شبہ ہوا، سب نے نہ صرف یہ کہ قرآن کا واقعی قادیان میں نازل ہونا تسلیم کرلیا، بلکہ "قادیانی قرآن" میں قادیان کا نام بھی اعزاز کے ساتھ لکھ دیا۔ شاباش! آفریں! "وزیرے چنیں، چنیں" اور پھر تصنع دیکھئے کہ حضور کو قادیان میں قرآن اترنے کا قطعی الہام بھی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ مرزا غلام قادر صاحب کی اس کشفی قرات پر تعجب ناقل)، (ازالہ اوہام ص ۷۵-۷۶، روحانی خزائن ص ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰)

دوسرے مرحلہ پر قرآن کی مثل پاک اور قطعی وحی مرزا صاحب پر اترنے لگی، ملاحظہ فرمایئے۔

"آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
ازدہان خدائے پاک و وحید
آن یقینے کہ بود عیسیٰ را
برکلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سیدالسادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہرکہ گوید دروغ ہست لعین"

(درثمین ص ۲۸۷ نزول المسیح ص ۹۹ روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۴۷۷)

تیسرے مرحلہ میں اس "ہمچو قرآن" وحی پر پہلی کتابوں کی طرح ایمان لانا فرض قرار دیا گیا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ہے...... اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں (ترجمہ او ناقل...... جو کچھ میں خدا کی وحی سے سنتا ہوں بخدا اسے قرآن کی طرح خطا سے پاک اور منزہ سمجھتا ہوں، بخدا! یہ وہی "کلام مجید" ہے جو خدائے پاک و یکتا کے

منہ سے نکلتا ہے' جو یقین عیسیٰ کو ان پر نازل شدہ کلام پر تھا' جو یقین کلیم کو تورات پر تھا اور جو یقین آنحضرت ﷺ کو قرآن پر تھا' میں یقین ان سب سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے) کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازلہ ص۶' روحانی خزائن جلد ۱۸' ص ۲۱۰)

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر' اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقتہ الوحی ص ۲۱۱' روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

"میں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں۔" (اشتہار ۴ ر اکتوبر ۱۸۹۹ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۸ ص ۶۴ مجموعہ اشتہارات ص ۱۵۴' ج ۳)

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے' جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔" (اربعین نمبر۴' ص ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد)

"ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو "کلام الٰہی" قرار دیتے ہیں' اور ان کا مرتبہ بلحاظ "کلام الٰہی" ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید اور تورات اور انجیل کا۔" (اخبار الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء)' (منکرین خلافت کا انجام ص ۴۹ مصنفہ جلال الدین شمس قادیانی صاحب قادیانی مذہب ص ۲۷۰' فصل ۴ نمبر ۲۴ طبع جدید ختم نبوت)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی' اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں جماعت احمدیہ کو اس "وحی اللہ" پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ "وحی اللہ" اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے' ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا جبکہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود و بالذات نہ ہو' یہ شان بھی صرف انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جاوے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی قرآن شریف میں بھی یہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا' بعدہ حضرت احمد علیہ الصلوۃ والسلام (مرزا غلام احمد صاحب) کو ملا' پس یہ امر بھی آپ کی (مرزا صاحب کی) نبوت کی دلیل ہے۔" (رسالہ احمدی نمبر۵' ۶' بابت ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام ص ۲۸ مولفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیان)

چوتھے مرحلہ میں یہ ضروری معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کی وحی کو بحیثیت مجموعی "کتاب" قرار دیکر مرزا صاحب کا "صاحب کتاب" ہونا تسلیم کرایا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

"بحث اگر کچھ ہو سکتی ہے تو وہ "ماانزل الیہ من ربہ" پر ہو سکتی ہے' چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے "یا ایھاالرسول بلغ ما انزل الیک من ربک" اور نبی کی کتاب یہی ہوتی ہے کہ "ماانزل" کو جمع کرلیا جاوے' چونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام سب انبیاء کے مظہر اور بروز ہیں تو ان کا "ماانزل الیہ من ربہ" بہ برکت حضرت محمد ﷺ و قرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے "ماانزل الیہ" سے کم نہیں' بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا' فالحمدللہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک لحاظ سے صاحب کتاب ہونا ثابت ہوگیا۔" (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء قادیانی مذہب فصل چوتھی نمبر ۲۸' ص ۲۷۴)

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر (نازل) ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں۔" (حقیقتہ الوحی ص ۳۹۱' روحانی خزائن ج ۲۲' ص ۴۰۷)

پانچواں مرحلہ یہ تھا کہ اس جدید قرآن اور "الکتاب المبین" کو یکجا مدون کرلیا جائے' چنانچہ یہ مقدس کام جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ دوم قادیان کے دور میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ ملاحظہ فرمایئے:

"خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (مرزا غلام احمد صاحب) کے بحیثیت مجموعی الہامات کو "الکتاب المبین" فرمایا ہے' اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے حضرت (مرزا) صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے' پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلاسکتی ہے' جبکہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے' اور مجموعہ الہامات کو "الکتاب المبین" کہہ سکتے ہیں۔

بس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے' خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو کہ ان کی شرط کو بھی خدا نے پورا کردیا ہے۔ اور حضرت (مرزا) صاحب کے مجموعہ الہامات کو' جو مبشرات و منذرات ہیں' الکتاب المبین کے نام سے موسوم کیا ہے' پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں۔ ولوکرہ الکافرون۔" (رسالہ احمدی نمبر۵' ۶' موسم والنبوۃ فی الالہام ص ۴۳۔۴۴' مؤلفہ قاضی محمد یوسف صاحب قادیانی' قادیانی مذہب فصل چوتھی نمبر ۲۹' ص ۲۷۴)

چھٹا مرحلہ یہ تھا کہ مریدوں کے لئے قرآن کریم کی طرح اس "الکتاب المبین" کی تلاوت کے کار ثواب پر "نوید عید" دی جائے' یہ کام بھی جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے انجام دیا:

"حقیقی عید ہمارے لئے ہی ہے' مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس "الٰہی کلام" کو پڑھا اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا صاحب) پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں' (واقعی بڑی شکایت کی بات ہے' مرزا صاحب مریم بنے' حاملہ ہوئے' وضع حمل کیا' اتنے مصائب اٹھانے کے بعد بھی اگر ان کی اولاد ان کا دودھ نہیں پیتی تو غضب ہے) دوسری کتابیں خواہ کتنی پڑھی جائیں جو سرور اور یقین قرآن شریف سے پیدا ہوتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔ (قرآن مجید کا ذکر تو محض برائے وزن بیت ہے' اصل مقصد اگلی بات سمجھانا ہے..... ناقل) اسی طرح وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود کے الہاموں کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور کسی کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور ناامیدی میں نہ گرے گا' مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے' وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھبرا جائے گا کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دور ہو گیا اگر وہ خدا کا کلام پڑھتا رہتا اور دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے کیا کیا وعدے دیئے ہیں اور پھر ان پر دل سے یقین رکھتا تو ایسا مضبوط ہو جاتا کہ کوئی مصیبت اسے ڈرا نہ سکتی۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات پڑھے۔" (خطبہ عید میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل ۱۳ ر اپریل ۱۹۲۸ء قادیانی مذہب فصل چوتھی نمبر ۳۰' ص ۲۷۵)

میاں صاحب نے نہ صرف اس "الکتاب المبین" کی تلاوت بلکہ اس کے حفظ کی بھی ترغیب دلائی ہے اور غفلت و نسیان پر سنگین خطرات کا اظہار فرمایا ہے' اب میاں صاحب کے کارنامہ پر مرزا صاحب کے ایک حواری نے جو بلیغ تبصرہ فرمایا ہے وہ بھی سن لیجئے:

"جناب میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) اور ان کے حاشیہ نشین جب نبوت کی بڑی جماعت اور ان سے پہلے خود مرزا صاحب کے ثواب کتاب کی فکر ہوئی کیونکہ نبی اور کتاب لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔ گو عارضی طور پر طوطے کی طرح مریدوں کو یہ رٹا بھی دیا گیا تھا کہ حضرت ہارون کو کتاب نہیں دی گئی۔ اور فلاں نبی کو کتاب نہیں دی گئی' لیکن اندر سے دل نہیں مانتا تھا کہ آخر وہ نبی ہی کیا جو کتاب نہیں لایا۔ بلکہ میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) نے تو صاف طور پر فرمادیا بھی کہ کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو شریعت نہ لائے' اور مرید اب تک بھٹکتے پھرتے تھے وہ عاجز آکر کبھی براہین احمدیہ کو "کتاب" بتادیتے تو کبھی خطبہ الہامیہ کو اور کبھی البشریٰ کو....... اس لئے اب کے سالانہ جلسہ پر جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے کتاب کی اہمیت کو جتاتے ہوئے خود قادیان میں حضرت مسیح موعود کے "الہامات" کو جمع کرنے کا حکم دیا' اور ساتھ ہی مریدوں کو اس کی تلاوت کے لئے بھی ارشاد فرمایا تاکہ ان کے قلوب طمانیت اور سکینت حاصل کریں۔

اگر حضرت مسیح موعود "عین محمد" ہیں اور آپ کی بعثت رسول اللہ ﷺ ہی کی "بعثت ثانی" ہے تو حضرت مسیح موعود کی وحی بھی "عین قرآن" ہونی چاہئے۔ اور جو وحی بھی آپ پر نازل ہوئی وہ "قرآن جدید" ہے۔ اور قرآن کو جو خاتم الکتب کہا گیا تھا تو اس کا مطلب فقط اس قدر مانا جائے گا کہ اس کتاب کی مہر سے آئندہ خدا کی کتابیں یا دوسرے لفظوں میں قرآن کے مزید حصے نازل ہوا کریں گے' اور کوئی وجہ نہیں کہ جو مجموعہ میاں صاحب حضرت مسیح موعود کے الہامات کا اب شائع کرائیں گے اس کا نام بجائے البشریٰ کے "قرآن جدید" نہ رکھا جائے' یا "رد قرآن" ہی رکھ دیا جائے کیونکہ یہ وہی قرآن ہے جو پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوا ہے اس لئے جناب میاں صاحب نے فرمایا تھا کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو مسیح موعود نے پیش کیا' اور یہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے' اس لحاظ سے کہ مسیح موعود کی وحی جب عین قرآن ہے' جس کا کوئی محمودی بلکہ کوئی مرزائی بھی انکار نہیں کر سکتا' تو پھر اب جو قرآن محمودی حضرات پیش کریں گے ضرور ہے کہ وہ پرانے قرآن کا' جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا' اور نئے قرآن کا' جو حضرت مسیح موعود پر یا دوسرے لفظوں میں محمد رسول اللہ صلعم کی بعثت ثانی میں نازل ہوا' دونوں کا مجموعہ ہونا چاہئے' گویا عیسائیوں کی طرح "عہد نامہ قدیم" کے ساتھ "عہد نامہ جدید" بھی شامل ہوگا۔ تب یہ قدیم و جدید قرآن ملکر وہ قرآن بنے گا جس کے لئے میاں صاحب فرماتے ہیں کہ وہ "۔ یہدی من یشاء" والا قرآن ہوگا۔" (اجرائے نبوت کا فتنہ عظیم' از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قادیانی' مندرجہ اخبار "پیغام صلح" لاہور ۱۱ جون ۱۹۳۴ء)

یہ "قادیانی قرآن" جسے قادیانی حضرات "الکتاب المبین' کتاب المبشرات والمنذرات' وحی مقدس' قرآن جدید' ظلّ قرآن' بچو قرآن' عہد نامہ جدید" وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں' تذکرہ کے نام سے اس کا جدید ایڈیشن چند سال پہلے بڑی آب و تاب اور تحقیق و تشریح کے ساتھ "ربوہ" سے شائع ہوا' راقم بھی اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہوا ہے' کبھی موقع ہوا تو انشاء اللہ اس کا تفصیلی تعارف بھی پیش کر دیا جائے گا' سردست قادیانی امت سے یہ گزارش

باقی صفحہ ۱۲ پر

محمد طاہر رزاق' لاہور

اے گستاخِ رسولؐ ذرا دامن تو دیکھ

میرے نبی! جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

جن کے لئے یہ بزم ہستی سجائی گئی......... جن کے لئے عروس کائنات کے گیسو آراستہ کئے گئے...... جنہیں تخت ختم نبوت پر جلو گر کیا گیا...... جن کے سر اقدس پر تاج ختم نبوت سجایا گیا...... جن کی نبوت کا پرچم پوری کائنات میں لہرایا گیا...... جنہیں سید الاولین و آخرین بنایا گیا....... جنہیں شافع محشر کا اعزاز عطا کیا گیا........ جنہیں ساقیٔ کوثر کا منصب عظیم مرحمت فرمایا گیا.......

میرے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

اللہ کو ان سے اتنا پیار کہ اللہ کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ ان کا نام سجائے...... اللہ کو ان سے اتنی محبت کہ اذانوں میں اللہ کے اسم گرامی کے ساتھ ان کا اسم گرامی بھی آئے...... اللہ کو ان سے اتنا لگاؤ کہ اللہ قرآن میں ان کے شہر کی قسم اٹھائے...... وہ اللہ کے اتنے لاڈلے کہ اللہ انہیں **یاایھا المزمل' یاایھا المدثر** اور یٰسین وطٰہٰ کے محبت بھرے ناموں سے پکارے...... وہ اللہ کو اتنے محترم کہ اللہ ان کی زندگی کی قسم اٹھائے...... وہ اللہ کو اتنے مکرم کہ اللہ ان کا سایہ بھی پیدا نہ کرے........ جن کے بارے میں اللہ اتنا باغیرت کہ ان کے جسم اطہر پر کبھی بھی نہ بیٹھنے دے...... جنہیں اللہ یہ عظمت بخشیں کہ وہ سب سے پہلے باب جنت کھولیں........ جو اللہ کے نزدیک اتنے محتشم کہ اللہ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دے...... جن کا اللہ کے ہاں یہ مقام کہ اللہ انہیں مقام محمود پر فائز کرے....... جن کا اللہ اتنا محب کہ انہیں عرش پر بلا کر اپنا مہمان بنائے اور اپنا دیدار کرائے....... جنہیں اللہ یہ وقار بخشے کہ روز محشر سارے نبی ان کے جھنڈے تلے جمع ہوں........ جن کے احترام میں اللہ اتنا حساس کہ مسلمانوں کو حکم دے کہ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو........ جو اللہ کے اتنے لاڈلے کہ ان کے روضہ اطہر پر صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے حاضری دیں........ جو اللہ کے ہاں اس قدر قابل قدر کہ جبرئیل علیہ السلام ان کے گھر کی نگہبانی کرے........ جن کی رفعت کا یہ عالم کہ اللہ کے جلیل القدر انبیاء ابراہیم و عیسیٰ علیہم السلام کی آمد مبارک کی دعائیں کریں......... جن کی یہ شان کہ معراج کی رات سارے انبیائے کرام کی امامت کریں....... جن کی یہ قدر و منزلت کہ اللہ انہیں دنیا میں بھیج کر احسان عظیم کرے....... جن سے اللہ کو اتنا پیار کہ اللہ اور اس کے فرشتے ان پر درود بھیجیں...... وہ اللہ کو اتنے چہیتے کہ اللہ ان کی امت کو خیر الامم قرار دے...... اللہ کی ان کے دوستوں سے اتنی دوستی کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو اللہ کا سلام آئے......... ان کے رفیقوں سے اللہ کو اتنی چاہت کہ اللہ انہیں دنیا ہی میں جنت کے سرٹیفکیٹ عطا فرمائے.........

میرے نبی! جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمال کائنات ...... حسن کائنات....... زینت کائنات....... جن کے چہرے سے سورج کو ضیا ملتی ہے .... جن کے رخساروں کی دمک سے چاند' چاندنی حاصل کرتا ہے....... جن کی آنکھوں کی چمک سے ستارے **جگمگانا** سیکھتے ہیں....... جن کے دانتوں کی تنویر سے جواہرات چمکنے کا ہنر جانتے ہیں....... جن کے لبوں کی نزاکت سے غنچے چٹکنا سیکھتے ہیں........ جن کے ماتھے کے نور سے انسانیت کو راستے ملتے ہیں....... جن کے قد زیبا سے سرو اپنے قد کی رعنائی حاصل کرتا ہے...... جن کے سانسوں کی مہک سے مشک و عنبر خوشبو پاتے ہیں....... جن کی زلفوں کی لٹک سے کائنات بننا سنورنا سیکھتی ہے....... جن کی آنکھوں کی حیا سے کلیاں شرمانا سیکھتی ہیں....... جن کی مسکراہٹ سے قوس قزح رنگ بکھیرنا جانتی ہے..... جن کی چال سے مست خرام ندیاں چلنے سے آشنا ہوتی ہیں....... جن کی گفتگو سے بلبل نغمے سیکھتی ہے....... جن کی آنکھوں کی سیاہی سے کالی گھٹاؤں کو حسن ملتا ہے....... جن کی آنکھوں کی سفیدی سے دن کو اجالا ملتا ہے....... جن کی پلکوں کی دلآویز حرکت سے نجوم جھلملانا سیکھتے ہیں....... جن کے ابرو خمدار کو دیکھ کر ہلال اپنی صورت تراشتا ہے....... جن کے جلال سے بجلیاں کڑکنا اور

جن کے جمال سے باد نسیم چلنا جانتی ہے.......
جن کی گفتگو سے لفظوں سے ہدایت کے چراغ جلتے ہیں...... اور جن کے قدموں کے نشان سے انسانیت کو منزل کا سراغ ملتا ہے......

میرے نبیؐ! جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنہوں نے سب سے پہلے انسانی حقوق کی صدا بلند کی .... جنہوں نے سب سے پہلے انسانیت کو بین الاقوامی منشور عطا کیا...... جنہوں نے انسانیت کو ایک انٹرنیشنل پلیٹ فارم مہیا کیا....... جنہوں نے رنگ و نسل کے بتوں کو پاش پاش کردیا....... جنہوں نے عربی، عجمی، گورے اور کالے کو ایک صف میں لا کھڑا کیا....... جنہوں نے وڈیروں کے طلسم کو توڑا...... جنہوں نے ظالموں کے خلاف شمشیر جہاد بلند کی....... جنہوں نے یتیموں کو سینے سے لگایا اور ان کی سرپرستی فرمائی....... جنہوں نے غلاموں کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھولیں....... جنہوں نے بے نواؤں کو قوت اظہار بخشی....... جنہوں نے کمزوروں کو طاقتوروں کے مقابل لا کھڑا کیا...... جنہوں نے عورت کو قعر مذلت سے نکال کر اس کے سر پر عزت و عصمت کی چادر رکھی...... جنہوں نے محنت کش کو معاشرے میں وقار عطا کیا اور اسے اللہ کا دوست قرار دیا...... جنہوں نے جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں علم کی شمعیں جلائیں اور ہر مرد و زن پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا........ جنہوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو جگمگایا....... جن کی درس گاہ نبوت سے ایسے لوگ نکلے جنہوں نے عالم کے چہار سو علوم کا چراغاں کردیا....... جنہوں نے جہالت کے صحراؤں میں بھٹکتی ہوئی مخلوق کا تعلق خالق سے جوڑدیا....... جنہوں نے بتوں کی خدائی کا ٹاٹ لپیٹ دیا اور انسانوں کو صرف ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھایا.......

تاریخ شاہد ہے کہ ہر زمانے کے سعید الفطرت لوگ جناب خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و پیغام کی جانب یوں لپک لپک کر آئے ہیں جیسے پروانے شمع کی جانب! وہ آپؐ کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آپ کے لائے ہوئے پیغام کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور آپ کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈالنا دنیا کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ لیکن ازلی مردود شیطان ملعون کو کب یہ گوارا ہوسکتا ہے کہ انسان آپؐ کی شخصیت سے والہانہ محبت کریں اور آپؐ کے لائے ہوئے دین حنیف کی شاہراہ پر گامزن رہیں۔ اس لئے شیطان نے ہر زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بکواس کرنے اور ہذیان بکنے کے لئے کچھ لوگوں کو کھڑا کیا ہے، جو اپنے پر تعفن منہ اور زہریلی زبان سے اتنا بڑا جرم کرتے ہیں کہ کائنات کانپ کانپ جاتی ہے لیکن اس نازک مسئلہ میں غلامان مصطفیٰؐ بھی بڑے حساس اور غیرت مند ہیں۔ وقت گواہ ہے کہ جب بھی کسی بدبخت نے شان رسول میں گستاخی کی، غیور مسلمان شاہین کی طرح اس پر جھپٹے ہیں اور اسے جہنم واصل کیا ہے۔

پچھلے چند برسوں سے یورپ نے ایک سنگین سازش کے تحت پوری دنیا میں توہین رسالتؐ کا طوفان بپا کررکھا ہے۔ سید الکائناتؐ کی شخصیت میں عیب نکالے جارہے ہیں....... محسن انسانیت کی ذات اقدس پر ظالمانہ تنقید ہورہی ہے...... محبوب خداؐ کے اوصاف و محاسن پر بکواس ہورہی ہے....... فخر موجودات کے اہل بیتؓ اور صحابہؓ کے بارے میں ہذیان بکا جارہا ہے....... آپ کے لائے ہوئے دین قیم پر کیچڑ اچھالا جارہا ہے...... آپؐ کے منصب نبوت پر ہرزہ سرائی کی جارہی ہے۔ اس طاغوتی سلسلے میں بہت سے قلم، بہت سی زبانیں اور بہت سا پیسہ متحرک ہے۔ یہود اور نصاریٰ کے علاوہ نطفہ بے تحقیق سلمان رشدی اور عصمت دریدہ پروفیشنل تسلیمہ نسرین بھی شامل ہیں۔ یہی یورپ پاکستان میں توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہا ہے۔ بین الاقوامی پریس اور ٹیلی ویژن میڈیا کے ذریعے زبردست پراپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ ضمیر کی عصمت فروشی کی کمائی کھانے والے صحافیوں سے انگریزی جرائد و اخبارات میں مضامین لکھوائے جارہے ہیں۔ جب بھی کوئی بدبخت توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ یورپی شاتمان رسولؐ اس رذیل کائنات کو مہمان خصوصی بناکر یورپ لے جاتے ہیں اور اس دریدہ دہن کو خوب انعامات سے نوازتے ہیں۔

یورپ یہ سب کچھ کیوں کررہا ہے؟ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کے محرکات کیا ہیں؟ اس کی صرف ایک وجہ ہے۔

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

اے یورپی دریدہ دہنو! تم نے اللہ کے محبوبؐ کی عصمت پر بھونکنا شروع کیا....... تم نے اللہ کے رسولؐ کی عزت پر کیچڑ اچھالنا شروع کیا....... تو اللہ نے تم سے عزت و عصمت کا مفہوم چھین لیا اور تم ...... تم میں سے ہر ایک شخص یہ سوچتا رہتا ہے کہ وہ حلالی ہے یا حرامی؟ تمہارے بچے نائٹ کلبوں کی پیداوار ہیں....... تمہاری عورتیں وائف ایکسچینج کلبوں کی زینت ہیں....... تمہارے بچے اپنی ماں کے بوائے فرینڈز کے جمگھٹ میں سے اپنا باپ

باقی صفحہ ۳۱ پر

اکابرینِ ختم نبوت کا اندازِ بیان

سید شمشاد حسین شاہ صاحب' سعودی عرب

ہمارے اکابرین کا یہ انداز رہا ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور ہمعصر علماء و اولیاء کا تذکرہ دینی مجالس اور تقاریر میں کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ میں بھی یہ اوصاف موجود تھے۔ چنانچہ آپ کی تقاریر میں اس قسم کے تذکرے عام طور پر ہوتے تھے۔

○ ایک بار اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے ذکر میں فرمایا کہ حضرت یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دوران سفر بھی ایسے حالات میسر آجاویں کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ملے اور درخت کے پتے کھانے کی نوبت آجاوے تو اس صورت میں شہتوت اور لسوڑے کے پتے زیادہ مفید رہتے ہیں۔ چونکہ حضرت رائے پوریؒ کو اپنے مرشد کی تلاش میں دور دراز کے سفر کرنے پڑتے تھے حالت بھی درویشی کی تھی۔ اس لئے حضرت کو ایسے واقعات سے کئی بار واسطہ پڑا ہوگا۔

○ ایک بار حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا ذکر فرمایا کہ آپ جن دنوں حج بیت اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مولانا کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد نفل اشراق تک مسجد نبوی میں ایسی جگہ بیٹھتے۔ جہاں سے روضہ اقدس سامنے رہے۔ مولانا نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صرف حضور اقدس کے مزار کے سامنے سلام عرض کرتا ہے اور وہیں سے پیچھے ہٹ جاتا ہے یعنی حضرات شیخین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے مزاروں کی طرف نہیں جاتا مولانا نے تین چار روز اس شخص کا یہی معمول دیکھا تو ایک دن اس کو اپنے قریب بلایا اور اس سے اس سلسلہ میں بات کی تو وہ کہنے لگا کہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ دونوں حضور اقدس ﷺ کے دشمن ہیں میں اس کو سلام کیوں کروں۔

مولانا شجاع آبادیؒ نے دل میں سوچا کہ میں نے اس کو کیوں چھیڑا۔ کیونکہ ہماری یہ گفتگو تو حضور اقدس ﷺ بھی سن رہے ہوں گے اور آپ کو تکلیف پہنچی ہوگی اور اس کا سبب بھی میں ہی بنا ہوں مگر پھر میں نے اس شخص کو یہ کہا کہ اے اللہ کے بندے حضور اقدس ﷺ کے دربار سے بڑا دربار کس کا ہے؟ تو وہ کہنے لگا کسی کا نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو حضور کی خدمت میں عرض کر کہ وہ تیرا یہ عقدہ حل کردیں اور تو آپ ﷺ کے مزار کے سامنے جاکر خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعاء مانگ۔ کہہ یا الٰہی یہ تیرے حبیب ﷺ کا دربار ہے۔ اور میرے دل میں یہ خلجان ہے اپنے حبیب کے طفیل میرا یہ عقدہ حل فرما۔ چنانچہ اگلے روز جب معمول کے مطابق وہ شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے آیا تو کافی دیر تک وہیں کھڑا رہا مولانا کو اس کا انتظار تھا جب کافی دیر ہوگئی تو مولانا نے اپنے کسی ساتھی کو بھیجا کہ اس کا پتہ کرے۔ اس ساتھی نے واپس آکر بتلایا کہ وہ شخص حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کے سامنے کھڑا ہے اور رو رہا ہے۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ اگر رو رہا ہے تو اس کا کام بن گیا ہے۔ چنانچہ کافی دیر کے بعد وہ شخص مولانا کے پاس آیا اور کہا کہ مولانا میرا عقدہ حل ہوگیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس نے بتلایا کہ میں نے آپ کے فرمان کے مطابق سلام کے بعد یہی دعا کی تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اقدس میں میرے سامنے کھڑے ہیں آپ کی داہنی طرف حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور بائیں طرف حضرت عمر فاروقؓ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قدم پیچھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے برابر کیا اور فرمایا کہ میرے دوستوں کو دشمن کہتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی۔

○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کا ہی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار مولانا کراچی گئے ہوئے تھے۔ مولانا کے ایک دوست تھے جن کو ملنے آپ گئے ان کا (کمرہ) چبارہ کچھ اس طرح سے بنا ہوا تھا کہ بازار میں آتا ہوا آدمی وہاں سے نظر آتا تھا چنانچہ اس دوست نے تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ مولانا بازار میں غلام احمد پرویز آرہا ہے وہ میرے پاس ہی آئے گا وہ ہمیشہ میرا سر کھاتا رہتا ہے آج مزہ آئے گا۔ اس کی آپ سے بات کراؤں گا مولانا نے فرمایا کہ میرا تعارف مولوی کہہ کر نہ کرانا بلکہ یہ کہنا

میرے دوست ہیں پنجاب سے آئے ہیں۔ تاکہ وہ کھل کر بات کرے۔ چنانچہ جب پرویز آیا تو میرے دوست نے اسی طریقہ سے میرا تعارف کرایا جیسے میں نے بتلایا تھا۔ پرویز بیٹھ گیا اور باتیں شروع ہوگئیں۔ زور خطابت میں اس نے وہی بات کہہ دی جو وہ کہا کرتا تھا' یعنی ہمارے لئے صرف اللہ کی کتاب قرآن کافی ہے حدیثوں کی ضرورت نہیں۔ جب وہ اپنی بات مکمل کرچکا تو مولانا نے فرمایا کہ اچھا پرویز صاحب آپ ایک بات تو بتائیں کہ اگر حدیثوں کو دیکھنا نہیں اور صرف قرآن سے دین کو سمجھنا ہے تو پھر قرآن کی رو سے آپ مجھے نماز پڑھ کر دکھائیں۔ کیونکہ قرآن میں نہ تو اذان کا ذکر ہے نہ تکبیر کا نہ ہی رکعات کی تعداد کا یہ تو سب کچھ ہمیں حدیثوں سے ملتا ہے۔ اب جب حدیثوں کو تو دیکھنا نہیں تو پھر لغت میں صلوۃ کا مطلب دیکھیں گے چنانچہ عربی لغات میں صلوۃ کے مطلب سو کے قریب ہیں۔ صلوۃ کا معنی ہے دعا' ایک معنی جسم کو دوچار بار حرکت کرنے کے بھی ہیں' اس طرح تو کرسی سے تھوڑے سے اوپر ہوئے دھڑ کو ہلایا اور قرآن کی نماز ہوگئی۔ مولانا کی یہ جوابی تقریر سن کر پرویز لاجواب ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ شخص عام آدمی نہیں ہے بلکہ کوئی بہت بڑا عالم ہے۔

یہ واقعہ سنا کر حضرت مولانا جالندھری ؒ نے فرمایا کہ جب قرآن کو حدیث کے بغیر سمجھیں گے تو ایسے ہی ٹکریں ماریں گے یاد رکھو قرآن کو حدیث کی عینک لگا کے پڑھیں گے تو قرآن سمجھ میں آوے گا۔ یہ جو بزرگان دین نے دین کا ایک نظام بنایا ہے۔ اس کے بغیر دین پر عمل کرنا مشکل ہے' بلکہ اس نظام کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ گمراہی ہے۔

ایک بار حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری ؒ کا ذکر فرمایا کہ ایک کتاب پڑھ رہے تھے جسے آج سے تقریباً" ایک ہزار سال پہلے کے بزرگ شیخ ابن عربی نے لکھا تھا اس میں کوئی ایسی بات آگئی جس پر شاہ جی حیران ہوئے اور کتاب کو ہاتھ میں لئے ہوئے اپنے استاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن ؒ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ حضرت شیخ الہند ؒ نے پوچھا کہ شاہ جی کیا بات ہے اس پر حضرت شاہ جی نے شیخ ابن عربی کی وہ عبارت پیش کی جس میں لکھا تھا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا بت بنایا جارہا تھا اس وقت ان کے بت میں پانی میری روح نے ڈالا تھا دوسری بات یہ ہے کہ شیخ ابن عربی صاحب کشف بزرگ تھے۔ ہوسکتا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کا بت بنایا جارہا ہو' اس وقت روحیں تو سب کی موجود تھیں اللہ پاک نے شیخ ابن عربی کی روح کو حکم دیا ہو کہ تم اس بت میں پانی ڈالو اور اس دنیا میں کشف کے ذریعہ حضرت شیخ کو اپنے اس عمل کا علم ہوگیا ہو مطلب یہ ہے کہ یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔

یہ واقعہ سنا کر حضرت جالندھری ؒ نے فرمایا کہ استاد کی جگہ خالی ہوتی ہے انور شاہ کشمیری ؒ جیسا آدمی بھی جب الجھ جاوے تو اس کو استاد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

○ اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت مولانا اصغر حسین شاہ صاحب ؒ کا سنایا کہ ایک مرتبہ حضرت رات کو بستر پر لیٹ گئے لیٹے ہوئے ایک مسئلہ پر اشکال پیدا ہوا۔ پھر خیال آیا کہ کل گنگوہ جاکر حضرت گنگوہی ؒ کی خدمت میں یہ اشکال پیش کروں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد خود سے یہ سوال کیا کہ اصغر حسین تو اتنے بڑے مدرسہ دیوبند کا استاد ہے اور کیا تجھے یقین ہے کہ کل تک زندہ رہے گا۔ اگر آج رات کو تیری موت واقع ہوجاوے اور مرنے کے بعد تجھ سے اسی اشکال کے بارے میں سوال ہوجاوے کہ جب تمہیں اشکال ہوگیا تھا تو اسی وقت تم نے اس کا حل کیوں نہ تلاش کیا؟

سردی کا موسم تھا مگر اللہ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ اسی وقت بستر سے اٹھے کپڑے بدلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور رات کو ہی گنگوہ کے لئے روانہ ہوگئے دیوبند سے گنگوہ (۲۲ میل یا ۲۲ کوس) کے فاصلہ پر تھا۔ جس وقت گنگوہ پہنچے تہجد کا وقت تھا حضرت گنگوہی ؒ تہجد کا وضو کررہے تھے۔ ان دنوں حضرت کی بینائی جاتی رہی تھی چنانچہ آہٹ سننے پر پوچھا کون ہے؟ شاہ جی نے اپنا نام بتلایا اور اپنا اشکال پیش کیا۔ حضرت نے اسی وقت اشکال کا جواب دے دیا جس سے شاہ جی کی تشفی ہوگئی اور انہی قدموں دیوبند کے لئے واپس روانہ ہوگئے اور صبح کا سبق دیوبند آکر پڑھایا' یہ تھی ہمارے بزرگوں کی للہیت ○

بقیہ : دامن تو ذرا دیکھ

تلاش کرتے رہتے ہیں....... تمہاری بیٹیاں جنسی بے راہروی کی تاریک آندھیوں میں سیٹیاں بجاتی پھرتی ہیں اور تم خود شتر بے مہار ہو........

اے یورپی ظالمو! تمہارے ہاں کتنے باپ اپنی بیٹیوں سے منہ کالا کرتے ہیں....... تمہارے ہاں کتنی بہنوں کے بطنوں سے بھائیوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں....

... تمہاری غیرت کب سے متعفن لاش بن چکی ہے....... اور اس پر نوحہ خوانی کرنے والا بھی کوئی نہیں۔

دیکھا اللہ کے حبیب ؐ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے کی سزا۔

دیکھو گے برا حال محمدؐ کے عدو کا
منہ پہ ہی گرا جس نے چاند پہ تھوکا
نہ جا اس کے تحمل پہ کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

محترم لی کوپر

میں نے اسلام کیسے قبول کیا؟

ایک نیک بخت نومسلم کے تاثرات

سب سے پہلے اسلام سے میرا تعلق اس وقت قائم ہوا جبکہ ایک برٹش فرم نے مجھے مراکو میں کام کرنے کا موقع دیا۔ مراکش کے قومی ٹیلی ویژن میں نشر ہونے والے کمپیوٹر پروگرام کے پرزوں کو صحیح حالت میں رکھنے کا کام مجھے سونپا گیا تھا۔ میری یہ ملازمت اکتوبر ۱۹۹۱ء میں شروع ہوئی اور چند ہی مہینوں میں کام پورا ہو گیا۔

میرا تقرر اس کام کے لئے کیوں کیا گیا تھا؟ اس کے بارے میں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ شاید یہ میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔ میرے ساتھ بہت سے کارکن اس کام میں مجھ سے زیادہ مہارت رکھتے تھے اور وہ لوگ فرانسیسی زبان میں بات کرسکتے تھے لیکن مجھے یہ کام سونپا گیا۔

مجھے سیاحت کا شوق ہے‘ میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ میں مراکو اور اس کی تہذیب کے بارے میں جو بھی معلومات مہیا کرسکتا ہوں‘ ضرور کروں گا۔ میں اپنے خالی اوقات میں زیادہ تر کاسابلانکا میں پیدل چکر لگایا کرتا یا پھر ریل سے رباط اور مراکش شہر جایا کرتا تھا۔ ان سفروں میں اکثر ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا جن کی خوشگوار یادیں آج بھی میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔

ان سفروں کے درمیان مجھے افریقہ کی سب سے بڑی مسجد "شاہ حسن دوم مسجد" دیکھنے کا موقع ملا جو اس زمانے میں زیر تعمیر تھی‘ جو صاحب مجھے گائیڈ کر رہے تھے انہوں نے بتایا کہ اس مسجد کے میناروں میں روشنی کا ایسا انتظام کیا جائے گا جس سے روشنی کی کرن قبلہ رخ جاتی نظر آئے گی۔

میں اکثر دیکھتا تھا کہ مسلمان پنج وقت نمازوں کے لئے اذان کے فوراً بعد تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے مسجدوں کی جانب جاتے دکھائی دیتے تھے۔ میں اپنے اس تجسس کو دور کرنا چاہتا تھا لیکن عربی اور فرانسیسی سے ناواقفیت نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا‘ میں جاننا چاہتا تھا کہ یہ لوگ مسجد کیوں جاتے ہیں اور اللہ اکبر کے کیا معنی ہیں۔ مراکش کے قیام کے دوران یہ سوالات برابر میرے ذہن میں اٹھتے رہے لیکن قبل اس کے کہ مجھے ان کا جواب ملتا مجھے مراکش سے واپس لوٹنا پڑا۔

یہ تجسس انگلینڈ میں بھی قائم رہا بلکہ انگلینڈ واپس آنے پر اسلام کے متعلق جو کچھ میں مراکش میں جاننا چاہتا تھا۔ اس میں کچھ اضافہ ہی ہو گیا‘ مجھے کوئی شخص ایسا نہیں ملا جس سے میں تبادلہ خیال کرسکتا۔ میرے گھر سے قریب ترین مسجد ساؤا-ہمپٹن کے بیرونی حصے میں کئی میل دور پر واقع تھی بلکہ حقیقت یہ تھی کہ میں ان لوگوں سے مذہب کے متعلق سوالات بھی نہیں کرنا چاہتا تھا‘ جنہیں اس قسم کے سوالات سے اکثر پریشان کیا جاتا ہے۔ ویسے بھی اسلام قبول کرنے کا میرا ارادہ نہیں تھا۔ میں تو صرف ذہنی تشفی کا طالب تھا۔

۱۹۹۳ء میں ساؤتھ ا-ہمپٹن یونیورسٹی میں شام کے وقت لگنے والی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ میرے نصاب میں تاریخ اسلام بھی شامل تھی‘ کچھ ہفتوں بعد میں نے عربی درجات میں بھی داخلہ لے لیا۔ اسلامی تاریخ کی کلاس سے مجھے دو ماہ کے بعد میری عدم دلچسپی کی وجہ سے نکال دیا گیا۔ میں اور میرا ایک اور ساتھی اس سے دل برداشتہ نہیں ہوئے‘ کیونکہ مجھے ان سوالات کا جواب مل گیا تھا جو مراکش میں میرے ذہن کو کرید رہے تھے۔ عربی کی تعلیم بھی دو تین ماہ جاری رہی لیکن مجھے اس کا اعتراف ہے کہ یہ کورس میرے لئے بہت مشکل ثابت ہوا اور مجھے اسے چھوڑنا پڑا۔

ریتیلے شہر کی جانب:

مراکو سے واپسی پر میں نے ملازمت دلانے والی ایک فرم میں اپنا نام رجسٹرڈ کروالیا تھا۔ ۱۹۹۴ء میں اس نے مجھ سے رابطہ قائم کرکے پوچھا کہ میں کیا ایک کمپنی کی خاطر کویت میں کام کرنا پسند کروں گا؟ میں نے اپنے نئے مالکوں سے رابطہ قائم کیا اور کویت جانے کی رضامندی دے دی۔

لندن کے ہیتھرو ہوائی اڈے پر انٹرویو کے بعد یکایک مجھے کچھ عجیب سی ذہنی الجھن ستانے

گی۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں نے اپنا مستقبل اندھیروں کی نذر کردیا ہو۔ میں خوفزدہ ہوگیا' میں سوچنے لگا کہ انگلینڈ میں جس طرح حفاظت و استحکام اور کسی تذبذب کے بغیر زندگی گزار رہا ہوں تو پھر میں کسی عرب ملک کو کیوں جانے پر تیار ہوگیا' جو دو سال میدان جنگ بن چکا ہے۔ شاید مجھے کسی صحراء میں کام کرنا پڑے اور مجھے کسی خیمے میں رات بسر کرنی ہو جس میں سانپ اور بچھو پھرا کرتے ہیں' حالانکہ جنگ کے زمانے میں ٹیلی ویژن پر کویت کے اکثر مناظر دیکھے تھے لیکن میرے ذہن پر وہ نقشہ حاوی تھا جو کہ لارنس آف عریبیا نے پیش کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ نے کویت جانا میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔

کویت میں آمد:

جو ۱۹۹۴ء میں کویت پہنچنے پر مجھے پلازہ ہوٹل لے جایا گیا۔ مجھے یہاں ایک ماہ گزارنا تھا کیونکہ جو مکان مجھے ملا تھا اس کی مرمت ہورہی تھی۔ مراکو کی طرح کویت میں بھی اپنے خالی وقت میں شہر کا پیدل چکر لگایا کرتا۔ ۳۰ ڈگری سینٹی گریڈ گرمی بھی اس میں مانع نہیں ہوئی۔ میں اسلامک پریزنٹیشن کمپنی (آئی۔ پی۔ سی) کے دفتر اور مکتبوں میں چلا جاتا لیکن میں نے کسی سے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

کچھ دنوں بعد میں ٹیلی ویژن کے اسلامی پروگرام دیکھنے لگا۔ الوائس ٹیلی فون نمبر سے واقف ہوگیا جس سے میں اسلام کی بابت مزید معلومات حاصل کرسکتا تھا۔ حالانکہ میرے ذہن میں اس نمبر سے کسی قسم کی مزید واقفیت حاصل کرنے کا داعیہ نہیں پیدا ہوا لیکن ٹیلی فون نمبر اب تک میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ میں ان ٹیلی ویژن کے پروگراموں کو دیکھنے اور ان کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے سوال کرنے لگا اور اس طرح ۱۹۹۵ء میں اسلام کے متعلق میری دلچسپی میں اضافہ ہوگیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ کچھ کتابیں خرید کر پڑھوں۔ ہیکل کی "حیات محمد" پڑھنے کے بعد میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے سرسری طور پر واقف تو ہوگیا لیکن اس وقت تک مجھے اس کا یقین نہیں تھا کہ واقعی خدا کا وجود بھی ہے۔ جن لوگوں کے ساتھ میں کام کرتا تھا وہ اچھے اور ایماندار لوگ تھے اور مجھے یقین تھا کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں بتائیں گے۔ پھر بھی سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات پر یقین کیوں نہیں تھا؟ مغرب کے ایک باشندے کو جسے خدا کے موجود ہونے پر یقین ہی نہیں تھا' کون اس کا ثبوت دے سکتا تھا کہ واقعی خدا کا وجود ہے' یہ خدا جیسس نہیں تھا۔

آپ یہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ میں اس نسل کا پرداختہ ہوں جسے مذہب کے نام پر اسکول میں کچھ تعلیم دی جاتی ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ نہ کبھی عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے اور نہ اسے سمجھنے کا۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو کچھ بتایا جاتا ہے اس پر کوئی ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی واقف کار کی ضرورت تھی لیکن اس کا ابھی موقع نہیں تھا۔ مجھے کرسمس کے لئے انگلینڈ جانے کی دو ہفتے کی رخصت ملی ہوئی تھی اور میں اسے کسی قیمت پر گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

اسلام پریزنٹیشن کمیٹی:

انگلینڈ میں ہی میں نے طے کرلیا تھا کہ کویت واپس ہونے پر میں آئی پی سی سے رابطہ کروں گا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ تہذیب و تمدن کے بارے میں اطلاعات فراہم کرنے کا انتظام کرتے ہیں اور عربی کی تعلیم کا بھی' میں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ میں عربی ضرور سیکھوں گا۔

اس طرح جنوری ۱۹۹۶ء کے آخر میں' میں نے آئی پی سی کو پہلا مراسلہ بھیجا' میری پہلی ملاقات کمیٹی میں ریسرچ کرنے والے جناب عبداللطیف اور کمیٹی کے صدر جناب عبدالوہاب الشئی سے ہونا طے پائی۔

میرا خیال تھا کہ ملاقات کے دوران مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بتایا جائے گا' لیکن ان حضرات نے اس پر زور دیا کہ چونکہ اسلام میں کسی قسم کا جبر نہیں' لہٰذا وہ اپنے خیالات و نظریات سے مجھ پر اثر انداز ہونا پسند نہیں کرتے بلکہ یہ مناسب ہوگا کہ میں جو کچھ سوال کرنا چاہوں وہ اس کا جواب دیں۔ میرا خدا پر ایمان نہیں تھا۔ نہ جیسس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر اور نہ اللہ پر۔ اس لئے میں نے ان سے کہا کہ میں کیا سوال کروں؟ اس کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ کار کے اندر سفر کرتے ہوئے کچھ وقت خاموشی میں گزرا تھا کہ مجھے اسلامی تاریخ کے بارے میں کچھ یاد آیا اور پھر گفتگو کا آغاز ہوا۔

چند ایک ملاقاتوں کے بعد میں نے ان سے کہا کہ وہ یہ ثابت کریں کہ خدا کا وجود ہے' اس سوال کے جواب میں انہوں نے مورلس بوکائیے کا کتابچہ "قرآن اور ماڈرن سائنس" دیا۔ اس کتابچہ میں' میں نے قرآن کے کچھ اقتباسات دیکھے جن کے بارے میں یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی شخص لکھ سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سورۃ الرحمٰن آیت نمبر ۳۳ میں ہے کہ "اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر تم سے ہوسکے کہ نکل بھاگو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل بھاگو' نہیں نکل سکتے کہ بدون (ہمارے) اختیار کے۔"

اسی طرح سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۳۳ میں زمین کی گردش کرنے کا تذکرہ ہے' جبکہ اس زمانے میں دنیا زمین کے مسطح ہونے پر یقین کرتی تھی۔

"اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور

دن اور سورج اور چاند سب اپنے اپنے گھر (یعنی مقررہ راستے) پر گھوم رہے ہیں۔"

میں نے اپنے گردوپیش پر نظر ڈالی۔ خاص طور پر آکسیجن کی موجودگی پر نہ تو ہم اسے دیکھ سکتے ہیں' نہ سونگھ سکتے ہیں نہ سن سکتے اور نہ چھو سکتے ہیں' لیکن زندہ رہنے کے لئے اس کی موجودگی ضروری ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ خدا موجود ہو لیکن ہم اس کی صفات کے ادراک سے قاصر ہوں؟

اس موقع پر میرے ذہن میں یہ سوال بھی پیدا ہوا کہ اگر خدا نے اس کائنات کو نہیں بنایا ہے تو پھر کس نے بنایا ہوگا۔ اگر یہ کائنات عظیم دھماکے (Big Bang) کے نظریئے کے مطابق وجود میں آئی ہو تو بھی یہ عظیم دھماکہ کس نے کیا تھا؟ میں ذہنی طور پر ایک ایسے گوشہ تنہائی میں پہنچ چکا تھا جہاں میرے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ کسی نے مجھے خدا کے وجود کے بارے میں قائل نہیں کیا بلکہ میں خود ہی قائل ہوگیا۔ اس طرح میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ خدا موجود ہے مگر یہ "خدا" کونسا خدا ہے؟

خدا تو ہے لیکن وہ کونسا خدا ہے؟

کیا یہ خدا جیسس تھا۔ اسکول میں بائبل پڑھتے وقت بھی مجھے اس پر کبھی یقین نہیں تھا لہٰذا اب اس پر ایمان لانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس کے برعکس میرے ہاتھ میں قرآن کریم تھا جس کی صحت سائنس کی تسلیم شدہ حقیقتوں سے ثابت ہوئی ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اس کے علاوہ میں نے بائبل میں وہ مقامات بھی تلاش کرلئے جس میں جیسس کے خدا ہونے سے صریحاً انکار کیا گیا ہے۔ عیسائی اپنے اس مقدس صحیفے میں یہ عبارتیں پڑھنے کے بعد کس طرح جیسس کرائسٹ کو خدا مان سکتے ہیں؟

کتاب متی باب ۱۹ آیت ۱۶-۱۷ میں مرقوم ہے:

"اس نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو وہی ایک ہے جو خدا ہے۔"

کتاب یوحنا' باب ۵ آیت ۳۰ میں ہے:

"اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخشے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔"

اسلام قبول کرنے کا فیصلہ:

پس اس طرح رمضان المبارک میں جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پہلی بار نازل ہوا تھا میں اسلامک پریزنٹیشن کمیٹی کے ساتھ ہر ہفتہ میں دو تین بار رات میں ملاقات کرتا تھا' یہ ملاقاتیں الاشیہ دیوانیہ یا پلازہ ہوٹل کے کافی روم میں ہوا کرتی تھیں' یہ بھی عجیب اتفاق تھا کہ یہ ملاقاتیں اسی ہوٹل میں ہو رہی تھیں جہاں کویت آنے کے بعد میں نے پہلے چند ہفتے گزارے تھے۔

گزشتہ سال ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ (بمطابق ۱۸ فروری ۱۹۹۶ء) کو اس وقت سے تقریباً" پانچ سال بعد جب میں نے اسلام سے دلچسپی لینی شروع کی تھی میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ مجھے اللہ پر ایمان لانا چاہئے جو کہ واحد معبود ہے اور جیسس اللہ کے فرستادہ رسول تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔ میں اسلامک پریزنٹیشن کمیٹی سے اپنے دوستوں کی موجودگی میں اسلام قبول کرنا چاہتا تھا۔ میں الاشیہ دیوانیہ گیا اور میں نے کمیٹی کے صدر کے ساتھ کلمہ شہادت دہرایا۔

اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی جانب میری رہنمائی کی۔ میں اسلامک پریزنٹیشن کمیٹی کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے تلاش حق میں میری مدد کی۔

بقیہ : قادیانی تحریف

ہے کہ ابھی تک ان کی "وحی مقدس" کا ساتواں مرحلہ باقی ہے جو پوری قادیانی امت پر فرض کفایہ ہے۔ وہ یہ کہ اس نئے قرآن کو ترتیب نزولی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے' اور اسے مختلف اجزاء اور سورتوں میں ابھی تک تقسیم نہیں کیا گیا۔ دوسری بہت بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں "کلام الٰہی" کو انسانی کلام سے مخلوط کردیا گیا ہے' یہ مذہبی طور پر بڑی سنگین غلطی ہے' اس سے عیسائیوں کے "عہد نامہ جدید" کی طرح تحریف کا دروازہ کھل جائے گا' انسانی کلام (خواہ وہ مرزا صاحب ہی کا کلام ہو) بطور تشریح یا شان نزول بالکل الگ ہونا چاہئے۔ الغرض "تذکرہ" کو "قادیانی قرآن" کی تفسیر کہا جاسکتا ہے مگر جو "الکتاب المبین" مرزا صاحب پر نازل ہوئی ایک تو اسے بالکل معریٰ چھپنا چاہئے تاکہ میاں محمود احمد صاحب کی وصیت کے مطابق پڑھنے والے اس سے لذت و سرور حاصل کریں' پھر اسے اجزاؤ سور پر مرتب ہونا چاہئے تاکہ مراقی مسیح کی مراقی امت کو اسے حفظ کرنے میں سہولت ہو۔ توقع کی جانی چاہئے کہ اگر سیاسی جھمیلوں سے فرصت ملی تو جناب مرزا ناصر احمد خلیفہ ثالث "قادیانی قرآن" کی جمع و ترتیب کا یہ اہم اور آخری مرحلہ انجام دیں گے۔ (جس کی اس کو توفیق نہیں ہوئی)

بہرحال آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قادیان کی الہامی مشین نے کس صفائی سے قرآن کریم کے نام "الکتاب المبین" میں تحریف کرکے اسے مرزا صاحب کے مجموعہ الہامات پر فٹ کردیا' کس طرح مرزا صاحب کو "صاحب کتاب" رسول بناکر محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر کھڑا کردیا' اور کس طرح ان کی وحی پر ایمان لانا' اس پر عمل کرنا اور اس کی تلاوت سے سرور اور لذت حاصل کرنا قادیانی دین کا عظیم رکن بن گیا؟

(باقی آئندہ)

"الرقیب"

محمد سعید علوی، چکوال

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اور ان کی شرح

"الرقیب" بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ جس کے معنی پاسبان، نگران، انتظار کرنے والا اور حفاظت کرنے والا کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانی اعمال کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی منفی اثرات سے محفوظ فرماتا ہے، وہ اپنی مخلوق کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے پوری طرح باخبر ہے اور ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرکے ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ رقیب کے تین سو بارہ اعداد ہیں جن کا مفرد چھ بنتا ہے۔ قرآن مجید میں دو مقامات پر اس صفت کا ذکر ملتا ہے سورۃ النساء میں ہے "بیشک اللہ تعالیٰ تم پر ہروقت نگران ہے اور دے دو یتیموں کو ان کے مال اور نہ بدلو (اپنی) ردی چیز کو ان کی عمدہ چیز سے اور نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مالوں سے ملا کر واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اگر ڈرو تم اس سے کہ نہ انصاف کرسکو گے تم یتیم بچوں کے معاملہ میں (تو ان سے نکاح نہ کرو) اور نکاح کرو جو پسند آئیں تمہیں (ان کے علاوہ دوسری) عورتوں سے دو دو تین تین اور چار چار اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم ان میں عدل نہیں کرسکو گے تو پھر ایک ہی یا کنیزیں جن کے مالک ہوں تمہارے دائیں ہاتھ یہ زیادہ قریب ہے اس کے کہ تم ایک طرف ہی جھک جاؤ۔" اللہ تعالیٰ کی محافظت اور نگرانی ایسی نہیں کہ کسی ایک لمحے کے لئے بھی رک جائے۔ یہ ایسی نگرانی اس کی صفت رقیب ہی کی وجہ سے ہے۔ بعض لوگ دانستہ یا بے خبری میں ایسے اعمال کرتے ہیں جن سے انہیں پتہ نہیں کہ کیسے نقصانات ہوسکتے ہیں، اس دور میں کئی لوگ یتیموں کے نگران بن کر ان کے مال سے اپنا مال تبدیل کرلیتے ہیں یا اس میں سے کتنا مال ہڑپ کرجاتے ہیں۔ اس لئے واضح الفاظ میں بتایا گیا کہ سب ایسا کرنے سے باز رہیں یہ گناہ عظیم ہے اور بعض لوگ لڑکیوں کے نگران بن جاتے تھے پھر ان کے مال و زر کے لالچ میں شادی کرلیا کرتے ہیں تو اس سے بھی منع فرمایا گیا کہ اگر کوئی انصاف کرنے کی صلاحیت و طاقت نہیں رکھتا تو وہ ایسا کرنے سے دور رہے اور پھر اگر استطاعت اور وسائل ہوں تو پسند آنے پر دو تین یا چار شادیاں بھی کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اگر کوئی ایک سے زیادہ شادیاں کرے اور ان میں عدل نہ کرسکے تو اللہ تعالیٰ تو نگران ہے اور سب کی حفاظت وہی کرتا ہے۔ اگر کوئی کسی زیادتی کا مرتکب ہوگا تو ان سے پورا پورا حساب لیا جائے گا۔ سورہ الاحزاب میں ہے:

"حلال نہیں آپ کے لئے دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ اس کی اجازت ہے کہ آپ تبدیل کریں ان ازواج سے دوسری بیویاں اگرچہ آپ کو پسند آئے ان کا حسن بجز کنیزوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگران ہے۔ اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بجز اس (صورت) کے کہ تم کھانے کے لئے آنے کی اجازت دی جائے (اور) نہ کھانا پکنے کا انتظار کیا کرو لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو اندر چلے آؤ پس جب کھانا کھالو تو فوراً" منتشر ہو جاؤ۔"

جب اللہ کی طرف سے امہات المومنینؓ کو اجازت دی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنا چاہیں یا جانا چاہیں تو ان کو اجازت ہے لیکن انہوں نے فقر و فاقہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی اور محبت کو دیکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ ان کے علاوہ شادی نہ کریں اور نہ ہی ان میں سے کسی کو فارغ کرکے دوسری شادی کریں۔ پھر یہاں امہات المومنینؓ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شادی کرنے سے روکا گیا اور ان تمام معاملات کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور وہی نگرانی بھی کرتے ہیں اس دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے والوں کو ہدایت دی گئی ایک تو بغیر اجازت داخل نہ ہوں اور وہاں کھانے کا انتظار بھی نہ کریں اور صرف اس وقت داخل ہوں جب انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے اور کھانا کھانے کے بعد فوراً" وہاں سے چلے جائیں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بوجھ محسوس نہ ہو بعض لوگ وہاں موجود رہتے تھے اور اس سے بعض اوقات وقت بھی ضائع ہوتا تھا سورہ المائدہ میں بھی اس کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ "اور جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا وہ عرض کریں گے پاک ہے تو ہر شریک سے کیا مجال تھی میری کہ میں کہوں ایسی بات جس کا نہیں ہے مجھے کوئی حق اگر میں نے کہی ہوتی ایسی بات تو تو ضرور جانتا اس کو تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی خوب جاننے والا

ہے تمام غیبوں کا نہیں کہا میں نے انہیں مگر وہی کچھ جس کا تو نے حکم دیا مجھے کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار اور تھا میں ان پر گواہ جب تک میں رہا ان میں پھر جب تو مجھے اٹھالیا تو توہی نگران تھا ان پر اور تو ہر چیز کا مشاہدہ کرنے والا ہے۔" عیسائیوں نے شرک کا جو انداز اپنایا اس کے بارے میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا تو وہ واضح طور پر یہ فرمائیں گے کہ میری کیا مجال کہ میں شریک ٹھہراؤں کسی کو اللہ کا اور جو کچھ ان کے دل میں ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا ہے۔ اسے غائب کا بھی علم ہے اور انسانی باطن کا بھی انسان جو سوچتا ہے اس کے بارے میں بھی اللہ کو علم ہے پھر وہ بتائیں گے کہ انہوں نے صرف وہی تعلیم فرمائی اور وہی پیغام پہنچایا جو اللہ نے حکم دیا تھا۔ پھر انہیں تو وہی علم تھا جہاں تک اللہ نے دیا اور اس کے بارے میں یہی گواہی دے سکتے ہیں پھر جب وہ دنیا میں نہ رہے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی ہے جو نگران ہے ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے ہر شے کی جانچ پڑتال بھی اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ وہی کائنات میں موجود ہر چیز کی نگرانی اور حفاظت فرماتا ہے۔ انسان تو کمزور ہے اور گناہگار ہے اگر وہ سب معاملات میں عدل کرے تو سب اپنی کمزوریوں اور غلطیوں سے بچانے والا بھی ہے کائنات میں چرند پرند اور تمام مخلوقات کی حفاظت بھی فرماتا ہے کسی کے حسد، بغض اور مخالفت کی جانے والی تمام زیادتیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو حاسدوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو انسانی کمزوریوں سے درگزر فرماتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو انسانی اعمال کے منفی نتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو خیالات و معاملات کا تحفظ کرتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو نفس و شیطان سے اپنی پناہ دیتا ہے۔

رقیب .... وہ ہے جو آخرت میں بھی حفاظت فرمائے گا۔

یہ اسم حسن و جمال، اولاد، مال و زر، تجارت اور کاروبار کے لئے کثرت سے پڑھنا چاہئے یہی ان سب اشیاء کا تحفظ کرنے والا ہے اور اگر حاسد اور دشمن بہت ہوں تو ان کی ریشہ دوانیوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔

○

منقبت سیدنا حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم

عابد جلال آبادی، بھکر

مری منزل میں حائل ہوگئی ہے بے بسی اپنی
لکھوں کیا مدحت عثمانؓ کہاں یہ آگہی اپنی

وہ جن کو دیکھنے سے نوریوں کو شرم آتی تھی
رسول پاکؐ نے بھی ساق اطہر ڈھانپ لی اپنی

اجاگر عظمت عثمانؓ کردی خود پیمبرؐ نے
صحابہؓ سے انہی کے واسطے تو بیعت لی اپنی

کیا دو نور دیکر عظمت عثمانؓ کو روشن
کہا افسوس ہے کہ اور بیٹی نہ ہوئی اپنی

یہ قرآں فیض عثمانؓ ہے قیامت تک مسلمانو
کتابی شکل میں وہ دے گئے ہیں روشنی اپنی

کیا تھا بند پانی ظالموں نے مالک چاہ کا
بجھائی ورد قرآن سے انہوں نے تشنگی اپنی

محمد سعید علوی

جہاد کی اہمیّت

جہاد کا لغوی معنی ہے پوری طاقت لگادینا (المنجد) اور اصطلاحی شرعی معنی ہے' دین اسلام کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور فتنہ کفر کو مٹانے کے لئے کفار سے جنگ کرنا۔ عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے جب باقاعدہ لشکر جنگ کے لئے تیار ہو تو باقی لوگوں سے یہ فرض ساقط ہوجاتا ہے لیکن جب لشکر دفاع نہ کرسکے تو ہر مسلمان مرد اور عورت پر جہاد فرض عین ہوجاتا ہے (الہدیہ) اگر کسی علاقے میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہورہا ہو تو ان کی مدد کے لئے اور انہیں ظلم سے بچانے کے لئے دوسرے مسلمانوں پر جہاد فرض ہوجاتا ہے جہاد کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو یہ فریاد کررہے ہیں خدایا ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی اور مددگار بنادے۔" (سورہ النساء)

یہ اشارہ ان مظلوم بچوں' مردوں اور عورتوں کی طرف ہے جو مکہ مکرمہ اور دوسرے علاقوں میں اسلام قبول کرچکے تھے' مگر اپنا دفاع نہ کرسکتے تھے اور نہ ہی ہجرت کے قابل تھے۔ ان لوگوں پر ہر طرح کا ظلم کیا جاتا تھا' ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور فریاد کی اور اللہ کریم نے مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ تم ان مظلوم اور بے آسرا لوگوں کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ یہ واضح حکم ہے کہ جہاد کے ذریعے مظلوموں کی مدد کرکے انہیں ظلم سے نجات دلاؤ' قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اے ایمان والو! ان کافروں سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ کا ہوجائے اور اگر وہ فتنہ سے رک جائیں تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔" (الانفال)

اس سے ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا' کیونکہ مسلمان کے پیش نظر دو باتیں ہیں ایک یہ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے اور دوسری بات یہ کہ دین مکمل طور پر اللہ کے لئے ہوجائے جب تک یہ مقاصد پورے نہ ہوں تو جہاد کیسے ختم ہوسکتا ہے اور اگر جہاد کو ختم کردیا جائے تو مسلمان کی کفار کی فتنہ کے ساتھ صلح ہوجائے گی اور پھر یہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے؟ اس لئے مسلمان مرتے دم تک باطل قوتوں کے خلاف برسرپیکار رہتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے نفس امارہ کے خلاف بھی جہاد کرتا رہتا ہے اور یہی جہاد اکبر ہے۔ جب انسان ایک ایسے دشمن کے خلاف جہاد کرتا ہے جو ہر وقت مسلمان کو نیکی سے دور کرنے اور برائی کی طرف مائل کرنے کے لئے کمربستہ رہتا ہے اور پھر یہ ایسا عیار دشمن ہے جو قریب ہونے کے باوجود نظر نہیں آتا تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا [illegible] انعام ہوتا ہے اور وہ اس دشمن کے خلاف جہاد کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اسی لئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے:

ترجمہ: "اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو بدی پر ہی اکساتا ہے مگر جس پر میرے رب کی رحمت ہو میرا رب غفور و رحیم ہے۔" (سورہ یوسف)

کفر اور اسلام کی کشمکش میں جہاد ایک ایسی کسوٹی ہے جس کے ذریعہ مسلمان اور منافق کی پہچان ہوجاتی ہے جو شخص دل و جان سے اسلام کی حمایت کرے اور اپنی ساری طاقت اس کی سربلندی کے لئے وقف کردے اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرے وہی ایک سچا مسلمان ہے لیکن جو شخص اس کشمکش میں اسلام کی خاطر اپنی جان اور اپنا مال قربان نہ کرے' تو وہ ضرور نور ایمان سے محروم ہے اور وہی شخص منافق ہے کیونکہ ایک سچے مسلمان کو آزمانے کے لئے جہاد فرض کرکے واضح کردیا کہ جو بھی دل و جان سے مجھے وحدہ لاشریک سمجھے گا اور میرے پیارے محبوب ﷺ کا سچا غلام ہوگا تو وہی شخص دین اسلام کی حفاظت کے لئے اپنا تن من قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جذبہ جہاد اس حد تک جاگزیں ہوچکا تھا کہ دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنا وطن قربان کردیا۔ اپنا مال قربان کردیا اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی بلکہ دنیا میں سب سے پیاری چیز اولاد ہے مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی اولاد بھی

قربان کی۔ ایک دفعہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عرض کرتے ہیں "اے میرے والد محترم جب میں ایمان نہ لایا تھا تو ایک جنگ میں میرا آپؓ سے سامنا ہوگیا مگر میں نے آپؓ پر اس لئے وار نہ کیا کہ آپؓ کی محبت مجھ پر غالب آچکی تھی۔ مگر قربان جائیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا! اے میرے بیٹے رب ذوالجلال کی قسم اگر میں تجھ کو دیکھ لیتا تو تیرا سر قلم کردیتا کیونکہ اس وقت تو دین کے دشمنوں کی صف میں کھڑا تھا۔" اس سے ثابت ہوا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق آزمائش پر پورے اتر چکے ہیں فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "کیا لوگوں کو یہ گمان ہے کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا ہم ان سے پہلے لوگوں کی آزمائش کرچکے ہیں اللہ ضرور دیکھے گا ان میں کون سچے ہیں اور ضرور دیکھے گا جھوٹوں کو۔" (سورہ العنکبوت)

غزوہ احد کے بعد جب مسلمان طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "وہ خدا اس آزمائش کے ذریعہ مومنوں کو علیحدہ کرکے کافروں کی سرکوبی کردینا چاہتا ہے کیا تم نے یہ گمان کررکھا ہے کہ یونہی جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی یہ دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے اس کی راہ میں جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں۔" (سورہ آل عمران)

جہاد سے پہلوتہی کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا ایک واقعہ سورہ مائدہ میں بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم بتایا کہ کنعانیوں کے خلاف جہاد کرو اور انہیں فلسطین کی سرزمین سے نکال دو کیونکہ وہ بہت ظلم و ستم کررہے ہیں اور جب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ جہاد کرو تو غالب آجاؤ گے مگر بنی اسرائیل نے انتہائی بزدلی کا مظاہرہ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انہوں نے کہا کہ تم اور تمہارا باپ جاؤ اور ان سے لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں جہاد سے جی چرانے پر انہیں یہ سزا دی کہ نہ وہ فلسطین جاسکے اور نہ ہی مصر جاسکے اور فلسطین ان سے فتح نہ ہوا بلکہ چالیس سال تک یہ لوگ زمین میں مارے مارے پھرتے رہے اس دوران نئی نسل کے ہاتھوں فلسطین فتح ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی قوم کا ذکر کرتے ہوئے سورہ بقرہ میں یوں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر کی وجہ سے نکلے جو ہزاروں کی تعداد میں تھے' اللہ تعالیٰ نے ان سے یوں فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ کیا' بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔"

جہاد کی فضیلت میں قرآن پاک کی آیات بینات کے علاوہ بے شمارہ احادیث مبارکہ بھی ہیں ذیل میں کچھ احادیث مبارکہ بھی پیش کی جارہی ہیں:

○ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین کے فاصلے کی طرح ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار شب بیدار اطاعت گزار اور قرآنی آیات کے ساتھ قیام کرنے والا ہے جو روزہ رکھنے سے سستی کرتا ہے اور نہ نماز پڑھنے میں غفلت کرتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

○ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن بن جاتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے اس حال میں کہ اس سے باہر نہیں نکلتا مگر مجھے (اللہ تعالیٰ) پر ایمان اور میرے رسولوں کے ساتھ تصدیق کی میں اسے ثواب دوں گا' غنیمت عطا کروں گا یا اسے جنت میں داخل کروں گا۔" (بخاری و مسلم)

○ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایک دن رات راہ خدا میں گھوڑا باندھنا ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے۔" (مسلم شریف)

○ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس بندے کے پاؤں راہ خدا میں غبار آلود ہوگئے انہیں دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔" (بخاری شریف)

○ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا "کافر اور اس کا قاتل (مسلمان مجاہد) دوزخ میں جمع نہ ہوں گے۔" (مسلم شریف)

○ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا "یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کا ایک گروہ جہاد میں مصروف رہے گا' قیامت قائم ہونے تک۔"

اس سے معلوم ہوا جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا جذبہ جاگزین ہو وہ قلت اور کثرت کی پرواہ نہیں کرتے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں ایک تہائی کے برابر نہ تھی سامان حرب کی کمی تھی افرادی قوت نہ ہونے کے برابر تھی مگر اس بے سروسامانی کے عالم میں ان کا شوق جہاد بے مثال تھا' تاریخ گواہ ہے کہ ایسا جذبہ اور جانیں نثار کرنے کی تمنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے حصہ میں ہی آسکا۔ چشم فلک نے یہ نظارہ کبھی نہ دیکھا کہ دو فوجیں آمنے سامنے ہیں ایک طرف ایک

باقی صفحہ ۲۱ پر

مسلمان بھائیوں سے ایک گزارش

بشیر احمد شیخ، گمبٹ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "محمدؐ آپ مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں۔" (سورہ الاحزاب)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (الحدیث)

میرے بھائیو! الحمدللہ اللہ رب العزت کے بڑے احسان و اکرام ہیں جس نے ہمیں مسلمان بنایا اس کے بعد اپنے محبوب شافع محشر، ساقی کوثر خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میرے بعد ۳۰ دجال کذاب پیدا ہوں گے۔"

ان دجالوں میں سے ایک دجال مرزا غلام احمد قادیانی تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے جھوٹے ماننے والے بنائے اس وقت مرزا غلام احمد نے یہ بات پھیلائی کہ اس وقت جہاد کی ضرورت نہیں ہم برطانیہ حکومت کے زیر سایہ بہت ہی امن سے زندگی گزار رہے ہیں۔ حالانکہ اس وقت کے علماء کرام کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ اس وقت جہاد کی اہم ضرورت ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔"

اس کے بعد ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصانیف میں ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے انتہا گستاخیاں کیں۔ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے لوح و قلم تیرے ہیں

ایک اور جگہ فرمایا کہ "قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں" پھر فرمایا کہ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔"

میرے بھائی! ان باتوں کو سامنے رکھ کر ذرا سوچیں کہ قادیانی ایک دہشت گرد ٹولہ ہے جس کا کام فتنہ پھیلانا ہے نہ ان کو دین سے محبت ہے نہ پاکستان سے، ابھی تک انہوں نے پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ کچھ دن گزرے ہیں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے کہا تھا کہ "پاکستان کا آئین جس میں خاص کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ ہے وہ ٹوٹ جائے گا، وہ نہ ٹوٹا تو پاکستان ٹوٹ جائے گا۔"

(روزنامہ نوائے وقت کراچی ۷ دسمبر ۱۹۹۷ء)

ہم اپنے پیارے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض یادداشت نامے کے طور پر اور غور کرنے کے لئے پیش کررہے ہیں کہ ذرا سوچیں کہ ہم اپنے نبی محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت کررہے ہیں۔

خدارا! اپنی صلاحیتوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع نہ کریں۔ ذرا سوچیں کہ ہمارا اصل دشمن یعنی دین کے دشمن کون ہیں؟

قادیانیوں کی جو جماعت ہمارے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں کرسکتی وہ تمہارے ہمارے ساتھ محبت کیسے کرے گی۔ جو لوگ ہمارے نبیؐ کے ساتھ مخلص نہیں وہ ہمارے ساتھ کیسے سچے ہوسکتے ہیں؟

خدارا! ذرا سوچیں اور کچھ نہیں کرسکتے تو کم از کم ان سے سوشل بائیکاٹ کریں، ان کو کچھ تو احساس ہو کہ ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مانتے اس کی وجہ سے ہمارے ساتھ غیور مسلمانوں نے بائیکاٹ کیا ہے۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے جھولی پھیلا کر التجا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی رضا کی خاطر قادیانیوں کے ساتھ سلام و کلام، کھانا پینا، چھوڑ دو تاکہ قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے قابل ہوسکیں۔

میاں محمد اسماعیل اختر سے اظہار تعزیت

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی)

جمعیت شبان اہلسنّت گوجرانوالہ کے راہنما اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کے رکن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ہمدرد میاں محمد اسماعیل اختر کے بھائی محمد یعقوب کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں جناب مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد، حافظ بشیر احمد، حافظ محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ محمد یوسف عثمانی، حافظ احسان الواحد، سید امجد حسین زید اور امان اللہ قادری، محمد اقبال خان و دیگر احباب نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں محمد یعقوب کی وفات پر گہرے دکھ اور صدمہ کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

اخبارِ ختم نبوت

ضلع قصور میں تخریب کاری اور قادیانی شرانگیزی

قصور (نمائندہ خصوصی) ملی یکجہتی کونسل قصور کے جنرل سیکریٹری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وکلاء محاذ قصور کے جنرل سیکریٹری حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ خطیب جامع مسجد کمبوال قصور نے جمعۃ المبارک کے اجتماع ضلع قصور کے اندر ہونے والے بم دھماکوں اور تخریب کاری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آگاہ کیا ہے کہ ضلع قصور کے قادیانی بھارت کے ایماء پر پاکستان کو توڑنے اور اکھنڈ بھارت بنانے کی منصوبہ پر عمل کرنے کے لئے بم دھماکے کرارہے ہیں۔ ان کو شامل تفتیش کیا جائے اور آخر میں بم دھماکوں میں شہید ہونے والے کے لئے ایصال ثواب اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی گئی۔ اور حکومت کو شہداء اور معزوریان کے لئے مالی امداد کا مطالبہ کیا گیا اور مقامی انتظامیہ کو خبردار کیا گیا کہ یوسف قادیانی ایڈووکیٹ کی شہ میں قصور بار کے اندر قادیانی تمام دن میٹنگ کرتے ہیں اور نام و مقام دیتے ہیں۔ ضلع کچہری قصور میں مسلح آتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے راجہ رستم ظہیر مجاہد ختم نبوت پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی۔ ضلع انتظامیہ کو خبردار کیا گیا کہ اگر انہوں نے ضلع قصور کے قادیانیوں کی نقل و حرکت پر کڑی نظر نہ رکھی تو وہ مزید تخریب کاری کریں گے۔ قادیانی ضلع قصور پر مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا بیعت فارم عام تقسیم کرکے مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ جس کا نوٹس لینا ضروری ہے' قادیانی مسلمانوں کی زرعی زمین کو اشتمال کے چکر میں اپنے لئے قبرستان کی جگہ حاصل کرلی ہے۔ جو مقامی انتظامیہ کی ملی بھگت سے حاصل کی گئی ہے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ شہر میں کوئی قادیانی زمیندار نہ ہے اس لئے وہ زمین واپس مسلمانوں کو دی جائے اور قادیانیوں کو دی جانے والی قبرستان کی جگہ واپس لی جائے۔ ورنہ اس کے سنگین نتائج کی انتظامیہ ذمہ دار ہوگی۔

قادیانی اب اپنی حدود سے تجاوز کررہے ہیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) قادیانی اب اپنی حدود سے تجاوز کررہے ہیں حکومت ان کو آئین کا پابند کرے ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' رانا محمد انور' جمال عبدالناصر نے ایک مشترکہ میں کیا۔ مجلس کے راہنماؤں نے کہا کہ قادیانیوں نے گولارچی میں ان پڑھ مسلمانوں کے فارموں میں قادیانی لکھ کر بہت بڑا ظلم کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا اور اس پر موجودہ حکومت بالکل خاموش تماشائی بنی رہی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جو حکومت صوبائی کا مرزائیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مجلس کے راہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانی اپنے اثر و رسوخ سے قادیانیوں کو بچانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اگر رشید انور قادیانی یا وحید قادیانی کی ضمانت ہوگئی تو اس سے ضلع بدین کے حالات خراب ہوسکتے ہیں۔ اس لئے مجلس کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ان قادیانیوں کی ضمانت نہ ہونے دے۔

شادی لارج میں پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ (محمد صفدر صدیقی) شادی لارج ضلع بدین کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ یہاں پر قادیانیت کافی عروج پر تھی اور ہر سال یہاں کے نواحی چک پی اے ایف چک میں یہاں کا زمیندار سلیم قادیانی قادیانیوں کا جلسہ کرواتا تھا۔ لیکن الحمدللہ یہاں پر مولانا عبداللہ سندھی صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا عبدالحمید حیدری صاحب نے زمانہ طالب علمی میں ہی کوششیں شروع کردیں تھیں اور ان کی محنت کے سلسلے میں شادی لارج میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ اور دفتر قائم ہوگیا۔ جب یہاں پر ختم نبوت کا یونٹ قائم ہوگیا تو یونٹ کے مخلص ساتھی جناب صوفی محمد خان اور راقم الحروف مولانا عبدالستار چاوڑا نے اور دیگر علماء کرام نے دیگر ساتھیوں اور مولانا عبداللہ سندھی صاحب سے ملکر بھاگ دوڑ کی اور

قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بند کروادیا اور اس سال شادی لارج میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا اعلان کیا۔ الحمدللہ گزشتہ چار سال سے یہ کانفرنس ہوتی چلی آرہی ہے اس سال بھی منعقد ہوئی۔ راقم الحروف نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر کانفرنس کی تیاریاں شروع کردیں‘ جوں جوں کانفرنس کے دن قریب آرہے تھے ساتھیوں میں جوش و خروش بڑھتا جارہا تھا۔ کانفرنس جامع مسجد میں ہی کرانے کا پروگرام تھا اور اشتہارات میں بھی مسجد کا ہی لکھا گیا تھا لیکن پھر ساتھیوں کے مشورے سے کانفرنس چوک میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ساتھیوں نے کانفرنس کے انتظامات شروع کردیئے‘ تمام ساتھیوں نے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے ظہر سے ہی قافلے آنا شروع ہوگئے۔ کانفرنس جس کا آغاز بعد نماز عشاء جناب قاری محمد یوسف بروہی اور قاری عبدالخالق صاحب کی تلاوت کلام پاک سے کیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مجاہد ختم نبوت جناب مولانا عبدالستار چاوڑا صاحب نے خطاب کیا اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں لوگوں کو روشناس کرایا ان کے بعد ٹنڈو باگو سے آئے ہوئے مہمان جناب مولانا حافظ عبدالواحد صاحب نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سامعین سے بیان کی۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ بقول علامہ اقبال ”قادیانی اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ ان کے بعد مقرر شیریں زبان مولانا عیسیٰ سموں صاحب نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے کفریہ عقائد اور نظریات پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور اپنے انوکھے مقررانہ انداز میں عوام کو محظوظ فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اور ان کے گماشتوں کے ساتھ کسی صورت میں نرمی نہیں برتی جاسکتی ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مجاہد اسلام مولانا محمد نذر عثمانی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ہر محاذ پر ذلیل اور رسوا کیا اور عالم اسلام کو سرخرو فرمایا۔ ۱۹۷۴ء ۱۹۸۴ء قادیانیت کے لئے ذلت اور رسوائی کے سال تھے۔ حتیٰ کہ مرزا طاہر کو پاکستان چھوڑنا پڑا‘ انہوں نے قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ بین الاقوامی ذلت اور رسوائی اٹھانے کے بعد اب بھی وقت ہے کہ وہ دامن مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوکر اپنی عاقبت سنوار لیں۔“ ان کے بعد مولانا محمد عبداللہ سندھی صاحب ڈپٹی سیکریٹری سپاہ صحابہ سندھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم تحفظ ختم نبوت کے لئے جان کی قربانی دینا سعادت سمجھتے ہیں اور جیل‘ ہتھکڑیاں قادیانی یا قادیانی نوازوں کی دھونس اور دھمکیاں ہمیں اس مشن سے نہیں ہٹاسکتیں۔ انہوں نے قائدین ختم نبوت کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ تحفظ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کے مشن میں آپ ہمیں شانہ بشانہ پائیں گے ان کے بعد مجاہد ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر اور بزرگ رہنما علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے عالمانہ خطاب میں فرمایا کہ ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب اور دجال ہے مرزا غلام احمد قادیانی دھوکہ باز اور انگریز کا دلال تھا جو لوگ قادیانیت کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں ہم دعوت اسلام دیتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لینے کی دعوت دیتے ہیں۔

یونٹ گولارچی کا اجلاس

گولارچی (شہید فاضل راہو) گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گولارچی کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عاشق منعقد ہوا۔ اجلاس میں شہر کے معزز حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی‘ جن میں حاجی بلال آرائیں‘ حاجی اللہ بچایو میمن‘ ملک فضل خان‘ ریاض احمد‘ حاجی حمیداللہ محمد حنیف‘ ڈاکٹر امجد‘ سید عبدالرحمٰن شاہ‘ حاجی ولی محمد اور ختم نبوت یونٹ کے عہدیدار و ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس میں حکومت سے بھرپور مطالبہ کیا کہ گولارچی کے حالیہ قومی ڈیٹا فارم میں مسلمانوں کو قادیانی درج کرنے والے ملزم وحید قادیانی اور ختم نبوت کے کارکنوں پر فائرنگ کرنے والے قادیانی رشید احمد کی اگر ضمانت پر رہائی ہوگئی تو شہر کا امن وامان کی ذمہ داری حکومت اور انتظامیہ پر ہوگی اور انہوں نے کہا کہ فائرنگ کیس میں فرار ملزم کامران قادیانی کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور قومی ڈیٹا فارم قادیانیوں کے چیک کئے جائیں۔ اس موقع پر ایک ۷ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جن میں حاجی بلال آرائیں‘ حاجی اللہ بچایو میمن‘ ریاض احمد‘ حاجی ولی محمد‘ عبدالرحمٰن ناتھن شاہ‘ ملک فضل خان اور مولانا محمد علی صدیقی یہ حضرات قادیانیوں کے کیس میں اور دیگر کاموں میں ختم نبوت یونٹ گولارچی کا ہاتھ بٹائیں گے۔ اس موقع پر شہریوں نے ختم نبوت یونٹ کے عہدیداروں کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

○ موجودہ دور میں انسان کا خطرناک دشمن انسان ہے۔

○ پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے‘ اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ رکھے۔

گولارچی سندھ میں قادیانیوں کی سازشیں اور ان کا سدباب

محمد سعید انجم

شہر گولارچی ضلع بدین کی ایک تحصیل ہے‘ جس کو شہید فاضل راہو کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ شہر تقسیم ملک سے پہلے کا آباد ہے لیکن ایک دور دراز اور پسماندہ ہونے کے بنا پر آبادی بہت کم تھی۔ جناب محمد ایوب خان نے پنجاب سے خاص کر اور سرحد بلوچستان سے عمومی طور پر سے یہاں لوگوں کو آباد کیا۔ اس طرح شہر کے قریب چکوک کا ایک جال بچھ گیا یوں شہر کی رونق دوبالا ہوگئی اور پھر اس رونق کو تیل اور گیس کے ذخائر نے مزید تقویت بخش دی۔ جب گولارچی میں اور چکوک کی آبادی ہورہی تھی اور مختلف اقوام کے لوگوں کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ قادیانی جماعت کے لوگ بھی شہر اور چکوک میں آباد ہوئے خصوصاً ”چک نمبر ۵ جس کا نام انہوں نے احمد آباد رکھا اور حالات زندگی معمول کے مطابق چلتے رہے یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت پورے ملک میں چلی اور یوں پورے ملک کی طرح یہاں بھی ایک ایمانی جذبہ قابل دید تھا اور جب نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو تمام مسلمانوں کی طرح یہاں بھی اظہار تشکر منایا گیا یوں زندگی ایک بار پھر معمول پر آگئی۔ مسلمان اپنے کاموں میں مشغول ہوگئے اور قادیانی اپنے کاموں میں اور اس کے ساتھ قادیانیوں نے اپنے جھوٹے مذہب میں کوئی خاص سرگرمیاں ظاہر نہ کیں۔ مگر چند سال قبل گولارچی شہر میں نام نہاد دو بھائی ڈاکٹر بشیر انور قادیانی اور ڈاکٹر نصیر انور قادیانی کنری سے آکر آباد ہوئے اور ایک نے فرید کلینک اور دوسرے کامی کلینک کے نام پر شہر میں کام شروع کیا اور اس کے ساتھ ایک بات اور مشہور کی کہ ہم غریبوں کا سستا علاج کرتے ہیں۔ جب علاقہ کے غریب لوگوں نے ان سے علاج کے لئے رجوع کیا تو انہوں نے فیس کی جگہ مذہبی دیندار خصوصاً ”علماء کرام کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ اور اس کو اپنا مشن بنالیا اور جہاں بیٹھنا اسی کام کو کرنا اس پر مذہبی قیادت نے اپنے انداز سے کام کیا اور اس کوشش میں بھی رہی کہ کوئی تصادم نہ ہو۔ لیکن جب ان کی سرگرمیاں کم نہ ہوئی تو تمام مسلمانوں نے اس پر صدائے احتجاج بلند کی‘ شہر میں جلسہ جلوس ہوا اور ان کی عبادت گاہ کو مسمار کردیا گیا اس پر معزز شہری علماء کرام گرفتار ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود ان دونوں بھائیوں کے عزائم میں کوئی کمی نہ آئی اور ان کی شہہ پر دوسرے قادیانی بھی سر اٹھانے لگے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے شہر کے احباب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی مبلغ دیا جائے جو ان کی سرگرمیوں کے مقابلہ میں ڈٹ کر کام کرے۔ تو کچھ عرصہ مولانا محمد اسحاق‘ مولانا عبدالغفور جتوئی نے جماعت کی طرف سے کام کیا‘ اب عیدالفطر کے بعد مجلس نے مولانا محمد علی صدیقی کی بطور مبلغ تقرری کی اس کے بعد ۲ مارچ کو پورے ملک میں مردم شماری کا کام شروع ہوا تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام احباب نے انتظامیہ و فوجی افسران کو اس بات سے آگاہ کیا کہ ملک میں عمومی طور پر اور تحصیل گولارچی میں خصوصی طور پر قادیانیوں پر نظر رکھی جائے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے خانہ میں اندراج نہ کرائیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے احباب مولانا حکیم محمد عاشق‘ مولانا عبدالجبیر ہزاروی‘ صوفی حمید اللہ خان‘ راقم الحروف‘ مسلم لیگ کے راہنما محمد اقبال راشد‘ مسجد مدینہ کے ناظم اعلی حاجی ولی محمد‘ سواد اعظم کے ناظم اعلی سید علی حیدر شاہ‘ نوجوانان ختم نبوت کے عبدالمجید‘ محمد اسلام مجاہد‘ فقیر محمد‘ محمد صفدر گجر اور دیگر مذہبی و سیاسی دوستوں کے مشورہ سے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی نے ایک جمعہ مردم شماری اور قادیانیوں کے عزائم اور سازشوں کے بارے میں مرکزی مسجد مدینہ میں خطاب کیا اور لوگوں کو مردم شماری میں بھرپور انداز میں حصہ لینے اور قادیانیوں کی سازشوں سے خصوصاً ”مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوانے کا خیال رکھنے پر زور دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ایک مسئلہ اور پیدا ہوگیا کہ ڈاکٹر نصیر انور قادیانی کے بیٹے وحید قادیانی نے شہر کے قریب ایک دیہات میں رہنے والے ان پڑھ مسلمانوں کو اپنی دکان میں بلاکر ان کے فارم مردم شماری پر کئے اور مذہب کے خانہ میں ان کو قادیانی ظاہر کیا۔ اس کے بعد جب وہ فارموں کی تصدیق کرانے کی خاطر ایک ڈاکٹر کے پاس گئے تو ڈاکٹر موصوف نے فارم پڑھ کر ان سے پوچھا کہ آپ قادیانی ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے ان سے پوچھا کہ آپ نے فارم کس سے بھروائے ہیں؟ تو انہوں نے فرید کلینک کا نام

بتایا۔ ڈاکٹر موصوف نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ اس میں تو آپ کو یہاں قادیانی لکھا ہے اس پر انہوں نے شہر میں علماء کرام سے رابطہ کیا علماء کرام مولانا عبدالخبیر ہزاروی' مولانا محمد عاشق' مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی نے جناب ایس ڈی ایم سب ڈویژن تعلقہ سے رابطہ کر کے فوری درخواست دائر کی اور شہر کے کچھ احباب نے ان قادیانیوں سے معلوم کیا تو انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے جان بوجھ کر ان کو قادیانی لکھا ہے مقامی انتظامیہ نے ابھی اس پر کوئی کارروائی نہیں کی تھی' کہ شہر کے چند معزز حضرات جناب فقیر محمد جناب غلام نبی جتوئی' جناب محمد اسلم مجاہد' جناب محمد صفدر گجر اس سلسلہ میں ڈاکٹر رشید انور قادیانی کو ملے اور اس سے کہا کہ آپ کے بھائی کے لڑکے نے بہت غلط کام کیا ہے یہ اس کو سمجھائیں ایسا نہ کرے۔ اس سے شہر میں اشتعال پیدا ہو سکتا ہے' اس پر اس کو چاہئے تھا کہ حوصلے سے کام لیتا الٹا ان احباب کے ساتھ تلخ کلامی پر اتر آیا اور ان پر پستول سے فائر کیا لیکن قدرت خداوندی اس کا فائر مس ہو گیا۔ اس واقعہ پر پورے شہر میں اشتعال پھیل گیا۔ تمام مسلمانوں نے بالاتفاق جمعرات ۱۲ مارچ کو ہڑتال عام اور جلسہ اور جلوس کا اعلان کر دیا مقامی انتظامیہ بدھ ۱۱ مارچ کے دن جناب منسٹر محمد اسماعیل راہو کے گولارچی آنے کی وجہ سے مصروف تھی کوئی خاص نوٹس نہ لیا' جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو رات گئے مقامی انتظامیہ نے جامع مسجد مدینہ میں علماء کرام اور دیگر معززین شہری جس میں مولانا عبدالخبیر ہزاروی' حکیم محمد عاشق' صوفی حمیداللہ خان' مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی' محمد اسلم مجاہد' عبدالحمید' غلام نبی اور راقم الحروف کے علاوہ اور بھی سب احباب شامل تھے۔ مذاکرات کئے جس میں علماء کرام نے قادیانیوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ رکھا اس پر انتظامیہ نے رات گئے ان کو گرفتار کیا' اور پھر جمعرات ۱۲ مارچ کی صبح شہر گولارچی میں ایک عجیب سماں تھا پورا شہر بند تھا' مسلمانان گولارچی جامع مسجد مدینہ کے سامنے جمع تھے ہر طرف ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔ قادیانیوں کے گرفتار ہونے کے باوجود شہر مکمل طور پر بند تھا' اس سلسلہ میں مرکزی جامع مسجد مدینہ میں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا جس میں مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبدالرزاق میمن' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' مولانا حکیم محمد عاشق نے خطاب کیا اور اس موقع پر مقامی انتظامیہ اور ایس ڈی ایم نے مسلمانوں کو پرامن رہنے کی درخواست کی اور قادیانیوں کی گرفتاری کا اعلان کیا اس طرح بارہ بجے دن تک شہر میں مکمل ہڑتال رہی اس کے بعد لوگوں نے علماء کرام کی اپیل پر دکانیں کھولیں۔ بعد میں جناب ڈپٹی کمشنر ضلع بدین' ایس پی ضلع بدین علماء کرام سے ملاقات کے لئے گولارچی تشریف لائے علماء کرام نے ان کے سامنے مطالبات پیش کئے۔

مذاکرات میں بیس سے زائد علماء کرام اور معززین شہر نے شرکت کی۔ پانچ احباب کو گفتگو کے لئے مقرر کیا گیا مولانا عبدالخبیر ہزاروی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا حکیم محمد عاشق' صوفی حمیداللہ خان' محترم محمد اقبال' جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے تمام مطالبات اپنے پاس نوٹ کئے مطالبات میں سرفہرست کہ ان دونوں بھائیوں رشید اور نصیر قادیانی کو ضلع بدر کیا جائے' شہر میں ان کی جو عبادت گاہ ہے اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اس کو محفوظ کیا جائے گا' چک نمبر ۵ احمد آباد میں قادیانی اذان دیتے ہیں اس پر پابندی عائد کی جائے' ان کی عبادت گاہیں مسجد کی شکل میں ہیں ان کو تبدیل کیا جائے۔ ڈی سی صاحب نے ڈاکٹر رشید اور وحید قادیانی کیس کو فوری مکمل کرنے کا حکم دیا۔ یوں شہر کے قادیانی جو اپنے آپ کو فرعون خیال کرتے تھے اور علماء کرام کو سرعام گالیاں دیتے تھے آج جیل میں ہیں' اس کام میں مسلم لیگ کے رہنما محترم محمد اقبال صاحب' چاند میڈیکل اسٹور نے مسلمانوں کا بھرپور انداز میں ساتھ دیا اور امن و امان بحال رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اب دیکھتے ہیں کہ ضلعی انتظامیہ امت مسلمہ کے ان مطالبات کو پورا کرتی ہے یا پھر اپنے مطالبات منوانے کی خاطر مسلمانوں کو پھر کوئی تحریک کی کال دینی پڑے گی۔

بعد میں ضلع انتظامیہ نے ایس ڈی ایم سب ڈویژن گولارچی محمد صادق راجڑ کو انکوائری آفیسر مقرر کیا' جنہوں نے رشید قادیانی پر کیس داخل کر کے ان پر دفعہ ایچ ٹو ۵۰۴ ۷ ۳۳-۳۲۴ پی پی سی ۳۴ کے تحت گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے جبکہ اس کا بیٹا کامران قادیانی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور وحید قادیانی جس نے مسلمانوں کے ڈیٹا فارم میں قادیانی لکھ دیا تھا' اس پر کیس داخل کر کے دفعہ اے ر ۲۹۵ کے تحت جیل بھیج دیا' اور اس کو خصوصی عدالت حیدرآباد میں پیش کیا جائے گا۔ اس سارے مسئلہ کے بعد جامع مسجد مدینہ گولارچی میں معززین شہر کا ایک خصوصی اجلاس ۱۸ مارچ بعد نماز ظہر ہوا' جس کی صدارت مولانا حکیم محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت خطیب جامع مسجد مدینہ مولانا عبدالخبیر ہزاروی نے کی' جس میں حاجی بلال آرائیں' حاجی اللہ بچایا میمن' حافظ محمد انور' سید عبدالرحمن شاہ عرف ناتھن شاہ' حاجی نذیر احمد' نور خان پٹھان انوارالحق' چوہدری محمد اشرف آرائیں' محمد حنیف صاحب ختم نبوت یونٹ گولارچی کے عہدیداران و ممبران اور ضلعی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی اور حکومت سندھ اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار قادیانیوں کو ضمانت پر رہا کیا گیا تو امن و امان کا کوئی مسئلہ پیش آیا تو ساری ذمہ داری ان پر ہو گی اور ملزم کامران قادیانی کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

سلانوالی میں قادیانی نے اسلام قبول کرلیا

سلانوالی (نمائندہ خصوصی) سلانوالی کے رہائشی محمد یوسف ولد چراغ دین قوم مغل نے قادیانی مذہب سے تائب ہوکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل سلانوالی کے صدر پیرجی الفضل الحسینی اور مرکزی جامع مسجد نتیجہ غلہ منڈی سلانوالی کے خطیب قاری عبدالستار کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ محمد یوسف نے کہا کہ میں قادیانی مذہب چھوڑ کر "دین اسلام" قبول کرتا ہوں اس بارے میں مجھ پر کسی قسم کا کوئی جبر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مانتا ہوں' میرا ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اسلام سے خارج ہے۔

فرانس میں جلسہ ختم نبوت

فرانس (پ ر) فرانس کے شہر کرائی میں گزشتہ اتوار کو پاکستان اسلامی ایسوی ایشن کے زیر اہتمام پہلا شاندار جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس میں شرکت کے لئے فرانس کے مختلف شہروں سے کئی وفود کرائی پہنچے جبکہ بیلجیم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیم کے امیر مولانا عبدالحمید کی قیادت میں ایک بڑا وفد کرائی پہنچا۔ مولانا عبدالحمید نے کہا کہ بنی نوع انسان کی نجات حضور علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کو اپنانے میں ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی ایسی شخصیت پیدا نہیں ہوگی جس کی اتباع نجات کے لئے ضروری ہو۔' اُنہوں نے کہا آج کے دور میں اس امت میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ دعویٰ کرے کہ میری اتباع میں نجات ہے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے مولانا عبدالمالک نے کہا کہ دنیا بھر کے مسلمان ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ ہیں اس جلسے سے تنظیم اسلامی پیرس کے حاجی محمد اشرف بیلجیم کے چوہدری محمد طفیل' پاکستان اسلامی ایسوی ایشن کرائی کے صدر نے بھی خطاب کیا۔

ان پڑھ مسلمانوں کو قادیانی لکھنے والا قادیانی گرفتار

گولارچی (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں گولارچی شہر کے قریب چند ان پڑھ مسلمان شہر میں آئے اور ایک قادیانی وحید نامی نے ان کے فارم پر کئے جس پر ان مسلمانوں کو قادیانی خانہ میں ٹک کیا اس پر علماء کرام گولارچی کو جب علم ہوا تو پورے شہر میں اس واقعہ کی مذمت کے لئے ہڑتال کی کال دی جو بہت کامیاب ہوئی اس پر اس قادیانی وحید احمد کو انتظامیہ نے ۲۹۵ اے کے تحت گرفتار کر کے سینٹر جیل حیدر آباد بھجوادیا اور اس کا کیس خصوصی عدالت حیدر آباد میں منتقل کردیا اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس حکیم محمد عاشق کی صدارت میں مدینہ مسجد میں ہوا جس میں مولانا عبدالخبیر ہزاروی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبدالرزاق' سید علی حیدر شاہ' صوفی حمید اللہ خان' محمد سعید انجم' فیض محمد' محمد صفدر گجر' محمد مجاہد' عبدالمجید اور دیگر احباب نے شرکت کی اور قادیانیوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

مسلمانوں پر فائرنگ کرنے والا قادیانی گرفتار

گولارچی (نمائندہ خصوصی) گولارچی میں مسلمانوں پر فائرنگ کرنے والا قادیانی نام نہاد ڈاکٹر رشید انور کو گرفتار کرکے نارہ جیل بھجوادیا تفصیلات کے مطابق گولارچی شہر کے چند معزز احباب ڈاکٹر رشید قادیانی کو اس بات سے متنبہ کرنے کے لئے گئے کہ آپ کے بھائی کے لڑکے وحید نے چند ان پڑھ مسلمانوں کو مردم شماری فارم میں مسلمان کی جگہ قادیانی لکھا ہے' اس کو سمجھائیں اس پر اس نے مسلمانوں کو گالیاں دیں اور فائرنگ کرنے کی کوشش کی قدرت خداوندی دیکھئے کہ فائر مس ہوگیا اس پر انتظامیہ نے اس کو گرفتار کرکے جیل بھجوادیا۔

○ وہ ذلیل ہے جس نے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور خدمت سے جنت حاصل نہ کی۔

○ دوستوں کو وہ راز مت بتاؤ جو دشمنی کے وقت آپ کی کمزوری بن جائے۔

○ دنیا میں ان لوگوں کی عزت ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استاد کا احترام کیا۔

○ انسان ہوکر ایسے کام مت کرو' جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہوجائے۔

بقیہ : جہاد

ہزار کا لشکر سامان حرب سے لیس اور دوسری طرف وہ ۳۱۳ جان نثار جن کے پاس ہتھیار بھی کم ہیں سواریاں بھی کم ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ رمضان المبارک کی وجہ سے یہ روزہ دار بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ہر ایک غلام سب سے پہلے سربلندی اسلام کی بقا کے لئے اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جان قربان کرنے کے لئے بے تاب ہے اور اللہ تعالی نے اسی مختصر سی اسلامی فوج کو فتح و نصرت سے ہمکنار کیا۔ آج کشمیر پر ہندوستانی حکمرانوں کا تسلط ہے اور کشمیر میں جو خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے تمام اسلامی ممالک متحد ہوکر روکنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر پاکستان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان مظلوموں کی کھل کر امداد کرے اور پوری قوم کو جہاد کی تربیت دے کر کشمیری مسلمانوں کو بالخصوص اور دوسرے مسلمان جہاں بھی ظلم کی چکی میں پس رہے ہوں اور انہیں اپنی عزت قائم رکھنا بھی مشکل ہو ان کی مدد کرکے انہیں ظلم و ستم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جہاں بھی مسلمان اسلام کی سربلندی اور بقا کی جنگ لڑرہے ہیں اور آزادی کی جنگ لڑرہے ہوں مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کی ہر ممکن مدد کرکے اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

آرزو

آغا شورش کاشمیریؒ

اگر ام القریٰ میں خالق کونین نے شورش
بہ عہد احمد مرسلؐ مجھے پیدا کیا ہوتا

حرا کی خاک میں تحلیل میرے جسم و جاں ہوتے
مری لوح جبیں پر آپؐ ہی کا نقش پا ہوتا

قدوم سرور کونینؐ کی عظمت بحمداللہ
میں خاک رہگذر ہوتا تو پھر بھی کیمیا ہوتا

دماغ و دل چمک اٹھتے رخ پرنور کی ضو سے
نظر اٹھتی جہاں تک جلوہ خیرالوریٰؐ ہوتا

بہر عنوان اس ذات گرامی پر نظر رہتی
کبھی ان پر کبھی ان کے غلاموں پر فدا ہوتا

رسول اللہؐ کے ادنیٰ غلاموں کی ثنا لکھتا
کلام اللہ کے الفاظ میں نغمہ سرا ہوتا

شہنشاہوں کے تخت و تاج میرے پاؤں ہوتے
مرا سر سیدالکونینؐ کے در پر جھکا ہوتا

خداوندان دولت کے گریباں پھاڑ دیتا میں
محمدؐ کی قسم قرآں کے پرچم گاڑ دیتا میں

REGD. NO. SS-160

قادیانیت سے اسلام تک

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ایسے خوش نصیبوں کی ایمان پرور فکر انگیز اور الم ناک داستان

- جو گمراہی اور ضلالت کے تاریک و عمیق گڑھے میں ارتداد و جہالت کی زندگی گزار کر اسلام کے پُر نور اور ابدی اُجالے میں آ گئے۔
- جو گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔
- جس نے "جھوٹی نبوت" کے ایوانوں میں قیامت خیز زلزلہ بپا کر دیا۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

جو اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت:

بے یقینیوں، مفروضوں، اندازوں، مجبوریوں، فریب کاریوں، دھوکہ دہیوں، دشنام طرازیوں، خوف و ہراس، تضاد و اضداد، اضطرابیت، بے سکونیت، الحاد و ضلالت، جہالت و وحشت، زندیقانہ، فحاشی و عریانی، قتل و غارت، غداری و تخریب، فتنہ و فساد، غدر و بغاوت، فسق و فجور، کبر و غرور، کفر و الحاد، ظلم و استبداد، نخوت و شقاوت، مصنوعی پارسائی، من گھڑت تاویلات، اسلام کی تذلیل و تکذیب، اسلام دشمن طاقتوں کا آلۂ کار اور شرم و حیا سے عاری بدترین اخلاق باختہ جنسی سکینڈلز کا مذہب ہے۔

اظہارِ حق کی پاداش میں اِن "مظلوموں" پر مصائب کے وہ پہاڑ ٹوٹے، اگر وہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جائیں۔

اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، جس کا مطالعہ وقت کا مطالبہ ہے۔

آئیے، پڑھیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجیے!

دیباچہ نگار

- حضرت مولانا اللہ وسایا ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
- جناب سکین فیض الرحمان مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن
- جناب حافظ شفیق الرحمن معروف کالم نگار روزنامہ "دن"
- جناب پروفیسر محمد ظفر عادل

کمپیوٹر کتابت • بہترین کاغذ • دیدہ زیب طباعت • مضبوط جلد • جدید ڈرائنگ • چار کلر انتہائی خوبصورت ٹائٹل • صفحات : 564
قیمت /200 روپے • جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت قیمت صرف 100 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ بذریعہ منی آرڈر وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
514122

مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500